نائبِ اہلِ سُنّت

حضرت امام ربّانی مجدد و منوّر الف ثانی سرہندی قدس سرہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مُصطفٰے خان

ایم اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد

ناشر: شیر ربانیؒ پبلیکیشنز

جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ، شیر ربانیؒ روڈ، چوک شیر ربانیؒ

21- ایکڑ سکیم، نیو مزنگ، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت نمبر (۲۱)

نام کتاب: تائید اہل سنت

مصنف: حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مترجم: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفے خان

تعداد: گیارہ سو

اشاعت: بارہ اول مئی 2002

ناشر: شیر ربانی پبلیکیشنز، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی (شیر ربانی روڈ) چوک شیر ربانی، 21 ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد، لاہور

ہدیہ: دعائے خیر برائے معاونین

ملنے کا پتہ

شیر ربانی پبلیکیشنز، جامع مسجد قادریہ شیر ربانی (شیر ربانی روڈ) چوک شیر ربانی، 21 ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد، لاہور

پرنٹرز: عمارض پرنٹرز۔ ریٹیگن روڈ۔ لاہور

Marfat.com

تائیدِ اہلِ سنّت

حضرت امام ربّانی مجدد و منوّر الف ثانی سرہندی قدس سرہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان
ایم اے ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ
صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد

30/-

ناشر:
شیر ربانیؒ پبلیکیشنز
جامع مسجد قادریہ شیر ربانیؒ، شیر ربانیؒ روڈ، چوک شیر ربانیؒ
21 - ایکڑ سکیم، نیو مزنگ، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

حسرتا که این چرخ ناهموار ودون	نیزه زد قلب ما پر گشت زخون
موت عالِمِ موت عالَمْ شد یقین	عاقلانرا این نشان از یوم دین
می سزد گر خون بگرید آسمان	بر وفات قطب عالم جاودان
از وفاتش لرزه آمد بر زمین	چون بماند سالم این قلب حزین
مرشد ما بست بر خود این نقاب	نیست ممکن دیدنش الا بخواب
از که جوییم بعد از و ارشاد خویش	از که خواهم درد را درمان خویش
أهل ایمان از وفاتش در ألم	گوییا از ابر بارد درد وغم
فرقتا وا فرقتا گشتم جدا	از حبیب خویش ومحبوب خدا
عقل کل بود او ندانستم چنان	حیرت اندر حیرتم من هر زمان
مرشدی فاضل بنزدی ما چنین	ما بغفلت رفته بودیم آه ازین
مستفید از وی نگشتم رفت او	تازه شد هجرت شهادت شد دوتو
گر بگریم تا قیامت سود نیست	زانکه او باری دگر آینده نیست
ای حلمی قطمیر آیس مشو	مشفق است او در پیش دائم برو
در هزار سیصد وسیست ودو بود	دعوتش میکرد خلاق ودود
ساعت هفتم که هجرت رو نمود	پنج شنبه بیست ونه ذی القعده بود
ارجعی امر الهی گوش کرد	ترك این دار ودیار وهوش کرد
سید عالی مقام عبد الحکیم	درجوار قرب یزدان شد مقیم
جنة المأوی مقامش شد یقین	ماند محروم از وصالش مؤمنین
خاك باغلوم آن وجود پاکرا	چون صدف شد تهنیت آن خاکرا
داغ بر دلها نهاد آن روح پاك	دوستانش ماند در حسرت هلاك
این چنین حزن وألم دائم بود	تا که جان اندر قفس قائم بود
من چه گویم حال آن عالی همام	گشت او منظور پیران کرام
کوی باغلوم شد مراد از النعیم	هست در وی سیدم عبد الحکیم

سید عبد الحکیم بن مصطفی آرواسی در ترکیه در شهر آنقره وفات یافت
در قریهٔ باغلوم مدفون است ◦ قدس الله سره الاقدس ◦

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ العزیز (سنہ ۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ) کا یہ رسالہ عرصہ سے نایاب ہے، پہلے نولکشور کے مطبوعہ نسخہ مکتوبات شریف کے آخر میں یہ شامل تھا لیکن اب وہ بھی دستیاب نہیں۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی زبدۃ المقامات (طبع لکھنؤ ۱۳۰۲ھ ص ۱۰۲) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ اس وقت لکھا گیا جبکہ "ارباب تشیع دران بلاد در غایت حشمت و جاہ بودند و بہ سلطان (اکبر) تقرب تمام داشتند و سلطان نیز بہ دین و ارباب دین در نہایت عداوت بودو لیکن از جوش غیرت اسلام کہ حضرت ایشاں را عنایت حق سبحانہٗ عطا فرمودہ بود ملاحظۂ این و آں در خاطر شاں خطور نمی بود"۔

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے بھی اس رسالے کے شروع میں لکھا ہے کہ شیعوں نے محاصرۂ مشہد کے وقت علمائے ماوراء النہر کے رسالے کے جواب میں جو رسالہ لکھا تھا وہ مجھے ملا ہے اور اسکا جواب میں لکھ رہا ہوں۔ محاصرۂ مشہد دسمبر ۱۵۸۹ع عبدالمومن خاں ابن عبداللہ خاں ازبک، والیٔ توران (م ۱۰۰۶ھ) نے ۹۹۸ھ میں سر کیا تھا اس لیے خیال ہے کہ حضرت قدس سرہٗ نے یہ جوابی رسالہ اسی سال کے قریب لکھا ہوگا۔ اس رسالہ کے بعض مضامین مکتوبات شریف (دفتر اول) کے مکتوبات نمبر ۸۰ ـ ۲۰۲ میں بھی ملتے ہیں۔ رسالہ کا نام اکثر کتابوں میں ردِّ مذہبِ شیعہ آتا ہے لیکن چونکہ حضرت قدس سرہٗ کی اکثر کتابوں کے نام تاریخی ہیں اس لیئے راقم الحروف نے اس رسالہ کا نام بھی تاریخی بنادیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ والسلام

احقر، غلام مصطفیٰ خان، یکم رجب المرجب ۱۳۸۴ھ

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

رسالہ در کوائف شیعہ

الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه مباركاً عليه كما يحب ربنا ويرضى والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد اكرم البشر المبعوث الى الاسود والاحمر كما يناسب لعلو شانه ويحرى وعلى الخلفاء الراشدين المهديين و ذريته واهل بيته الطيبين الطاهرين وسائر الصحابة المرضيين كما يليق بمراتبهم العظمىٰ ودرجاتهم العليا۔

اما بعد می گوید بنده که محتاج رست برحمت خداوند احد صمد خادم علماء اہل سنت وجماعت احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی نسبا کہ چون درین ایام رسالہ کہ شیعہ در وقت محاصرہ مشہد بعلماء ماوراء النہر نوشتہ بودند در جواب رسالہ آنہا در باب تکفیر شیعہ واباحہ قتل واموال آنہا مسلمانان را بود بایں حقیر قلیل البضاعہ رسید کہ حاصلش بعد طی مقدمات ابلہ فریب تکفیر خلفاء ثلثہ است وذم وتشنیع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا وبعضی از طلبہ شیعہ کہ متردد در این حدود بودند بایں مقدمات افتخار ومباہات می نمودند ودر مجالس امراء وسلاطین آن مغالطات را شہرت واین حقیر ہر چند در مجالس ومعارک مشافہۃ بمقدمات معقولہ ومنقولہ رد آنہا میکرد وبہ غلطہائے صریحہ ایشان

Marfat.com

اللہ ہی کے لیئے ہے بیحد تعریف پاک برکت والی برکت آثر اور اس کی مشا
ومرضی کے موافق اور درود وسلام ہمارے سردار محمدؐ پر جو بزرگ ترین انسان ہیں
اور تمام انسانوں کی طرف بلا تمیز رنگ و روپ بھیجے گئے ہیں اور درود ایسی جو آپکی
شانِ والا کے مناسب اور موزوں ہو اسی طرح حضرات خلفائے راشدین مہدیین
پر اور آپکی پاک اولاد اور باقی صحابہ کرام پر ان کے بلند بلند مراتب و درجات کیمطابق۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے خدا کی رحمت کا محتاج وامیدوار علمائے اہل سنت وجماعت
کا خادم احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی بروئے نسب کہتا ہے کہ انہیں
ایام میں میرے ہاتھ ایک رسالہ لگا جو شیعوں نے بوقت محاصرہ مشہد علمائے اورالنہر
نام لکھا تھا اور یہ دراصل اس رسالہ کا جواب تھا جو علمائے موصوفین نے اس سے
پہلے تحریر کیا تھا جس میں انھوں نے شیعہ کو کافر ٹھہرا کر ان کے قتل اور ان کے مال کی لوٹ
کو مسلمانوں کے لیے جائز قرار دیا تھا۔

اس رسالہ شیعہ میں محض بیوقوفوں کو چکر دینے کے لیے چند کچے مقدمات مقرر کیے
ہیں پھر پورے رسالہ کی کل کائنات یہ ہے کہ حضرات خلفائے ثلٰثہ کو کافر ٹھہرایا ہے
اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زبان ذم وتشنیع کھولی ہے چنانچہ ادھر کے بعض شیعہ طلباء ان
پوچ مقدمات پر فخر ومباہات کرتے اور امراء وسلاطین کی مجلسوں میں ان مغالطوں
کو شہرت دیتے تھے۔ گو میں عام مجلسوں میں اور مختلف بحثوں میں عقلی اور نقلی مقدمات

Marfat.com

را اطلاع میداد اما از روی حمیت اسلام و بموجب حدیث نبوی علی مصدره الصلوٰة والسلام که فرموده:

اذا ظهرت الفتن او البدع وسبت اصحابی فلیظهر العالم علمه ومن لم یفعل ذٰلک فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله له صرفاً ولا عدلاً۔

باین قدر رد والزام کفایت نمی کرد و شورش سینهٔ بی کینه تشفی نیافت و بخاطر فاتر قرار یافت که اظهار مقاصد ایشان تا در زمانیکه در قید کتابت نه در آید و در حیز تحریر فائده تام و نفع عام نه بخشد. فشرعت مستعیناً بالله الصمد الودود هو یصین عما یشین لما هو المولیٰ والمعین وبه التوفیق ومن عنده التحقیق. اعلموا احسن الله ارشادکم که شیعه امام حق بعد حضرت پیغمبر صلے اللہ علیه وآله وسلم حضرت علی را میدانند که امامت از دو واز اولاد او بیرون نمیرود و اِن خرجت فاما بظلم یکون من غیرهم او بتقیة منه او من اولاده وایشان باکثر طرق و تعدد اصناف بیست و دو فرقه اند و بعضی از ایشان تکفیر بعض دیگر میکنند و اظهار قبائح وشنائع آنها می نمایند وکفی الله المؤمنین القتال بقتالهم. وما پیش از شروع در مقصود چند گروه ایشانرا بیان کنیم و بر حقیقت مقاصد ایشان اطلاع دهیم تا حقیقت مذهب ایشان بروجه اتم معلوم شود وحق از باطل ممتاز گردد. پس گوییم که رئیس اقدم ایشان عبدالله بن سبا

Marfat.com

کی رو سے زبانی ان تمام لغویات کی تردید کرتا اور سب کو ان کے عقیدوں کی صاف اور کھلی غلطیوں پر آگاہ کرتا مگر جمیعت اسلام کا پاس کرتے ہوئے تردید الزام کی صرف اس قدر کوشش ناکافی نظر آتی تھی اور بے کینہ سینوں کی بے چینی کے لیے یہ تسلی و تشفی کا کافی سرمایہ بہم نہ پہنچا سکتی تھی۔ پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی پیش نظر تھی کہ آپ نے فرمایا:

"جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے اصحاب پر سب و شتم ہونے لگے تو ہر عالم کو چاہیئے کہ وہ (اس دینی مکدر رفضا کے دفعیہ کے لیے) اپنے علم کا ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ اس کا فدیہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔"

یہ ساری باتیں خیال میں آتے ہی میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک شیعوں کے اغراض و مقاصد کو تحریر و کتابت میں ظاہر نہ کیا جائے پورے پورے فائدے اور عام نفع کی صورت متصور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میں نے تحریر کا سلسلہ چھیڑا اور اس اہم کام میں اللہ ہی سے مدد کا خواستگار رہا کیوں کہ وہ بے پروا ذات ہے اپنے بندوں کا خیر خواہ و دوست ہے، ان کو ذلت و رسوائی سے بچاتا ہے۔ سچا آقا ہے، عنایت و توفیق بھی اسی کے ہاتھ ہے، اور تحقیق ہر امر کی اسی کے پاس ہے۔

اللہ آپ کو ہدایت دے یوں سمجھیے کہ شیعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کے بعد امام حق حضرت علیؓ کو جانتے ہیں اور اس عقیدے کے پیرو جس کی امامت ان میں اور ان کی اولاد میں سے باہر نہیں جاتی اور اگر جاتی ہے تو محض ظلم و تعدی سے جب غیر لوگ اس ظلم سے اپنا ہاتھ رنگتے ہیں یا اس صورت سے کہ حضرت علیؓ

Marfat.com

حضرت امیر او را بجانب مدائن اخراج کرده بود وهم او گفته که ابن ملجم
علی را نکشته بلکه شیطان را که بصورت او متمثل شده بود کشته
است وعلی در سحاب است رعد آواز او است وبرق تازیانه او ست
وتابعان عبدالله در سماع آواز رعد میگویند که علیك السلام
یا امیرالمومنین وطائفه کاملیه از ایشان که اصحاب ابو کامل اند تکفیر
اصحاب پیغمبر صلے الله علیه وسلم می کنند بترک بیعت علی وتکفیر
علی می کنند بترک طلب حق خود وبتناسخ قائلند - وطائفه بیانیه
که اصحاب بیان بن سماع اند میگویند که خدا بصورت انسان
است واو بتمام هلاک می شود مگر وجهش وروح خدا در علی
حلول کرد بعد ازاں در پسر او محمد بن حنفیه بعد ازاں در پسر
او هاشم بعد ازاں در بیان وطائفه مغیره که اصحاب مغیره بن سعید عجلی
اند میگویند که خدا بصورت مرد نورانی است که بر سر او تاجی است
از نور ودل او منبع حکمت است وطائفه جناحیه اصحاب
عبدالله بن معاویه بن عبدالله بن جعفر ذی الجناحین بتناسخ
ارواح قایل گشتند ومی گویند که روح خدا اول در آدم حلول کرد
بعد ازاں در شیث وهمچنیں در انبیا وائمه تا آنکه بعلی واولاد
او منتهی شد بعد ازان در عبدالله حلول کرد وایں گروه منکر
قیامت اند ومحرمات را حلال می دانند کالخمر والمیتة والزنا وغیرها
وطائفه منصوریه اصحاب ابی منصور عجلی که در خدمت امام محمد
باقرؑ بوده فلما تبرا منه الامام وطرده ادعی الامامة نفسه میگویند
که ابو منصور بر آسمان رفته بود

Marfat.com

یا آپکی اولاد تقیہ سے کام لے، شیعوں کے چند در چند اقسام و اصناف کو اگر سمیٹا جائے تو ان کے فرقوں کی تعداد بائیس کے قریب ٹھہرتی ہے، یہ ایک دوسرے پر کفر کا الزام لگاتے ہیں اور ان کے بدنتائج اور بدکرداریوں کو طشت از بام کرتے ہیں۔ سچ ہے اللہ تعالٰی نے ان میں خود جنگ وقتال کی وبا پھیلا کر مسلمانوں کو انکے ساتھ لڑائی بھڑائی سے سبکدوش فرمایا۔ اب ہم اصل مقصود سے پہلے ان کے چند فرقوں کا بیان تحریر میں لاکر ان کے اصل مقاصد سے آگاہ کرتے ہیں تاکہ ان کے مذہب کی حقیقت پوری ذہن نشین ہو جائے اور حق باطل سے بالکل ممتاز ہو کر سامنے آجائے ان شیعوں کا سرغنہ اور گروگھنٹال عبداللہ بن سبا تھا جس کو حضرت علیؓ نے مدائن کی طرف نکال دیا تھا، چنانچہ یہ عقائد اسی کے دماغ کی ایجاد ہیں کہ ابن ملجم نے حضرت علیؓ کو قتل نہیں کیا بلکہ شیطان کو جو آپکی شکل اور روپ میں نمودار ہوا تھا۔ آپ ابر میں روپوش ہیں رعد آپکی آواز ہے اور بجلی آپکا کوڑا اور راسی عبداللہ کے متبعین جب گرج کی آواز سنتے ہیں تو کہتے ہیں، علیک السلام یا امیرالمومنینؓ

فرقہ کاملیہ کے افراد یعنی اصحاب ابوکامل حضرت پیغمبر علیہ السلام کے اصحاب کو کافر کہتے ہیں اور حضرت علیؓ کو بھی کافر ٹھہراتے ہیں، اصحاب کو اس لیے کہ انھوں نے حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی اور خود حضرت علیؓ کو اس وجہ سے کہ انھوں نے حق طلبی نہیں کی یہ تناسخ اور آواگون کے قائل ہیں۔ بیانیہ فرقہ کے لوگ اصحاب بیان بن سمعان کہتے ہیں کہ خدا انسانی شکل رکھتا ہے وہ تمام ہلاک ہو جائے گا، مگر اس کی ذات خدا کی روح نے حضرت علیؓ میں حلول کیا ان کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد بن حنفیہ میں ان کے بعد ان کے صاحبزادہ ہاشم میں۔ ان کے بعد بیان میں فرقہ مغیرہ کے لوگ جو اصحاب مغیرہ بن سعد عجلی ہیں کہتے ہیں کہ خدا ایک نورانی آدمی کی شکل رکھتا ہے اس کے سر پر نور

Marfat.com

وحضرت سبحانہ بید خود بر سر او مسح کرد و فرمود یا بنی اذہب فبلغ منی بعد ازاں بر زمین فرود آمد وھو الکسف المذکور فی قول تعالیٰ وان یروا کسفا من السماء ساقطا یقولوا سحاب مرکوم وہم ایشان میگویند کہ رسالت منقطع نمی شود وجنت عبارت است از امام کہ ما بہ محبت آن ماموریم و نار کنایہ است از ان شخصی کہ ما ببغض او محکومیم ہمچو ابی بکر رض وعمر رض وہمچنیں فرائض عبارتست ازاں جماعت کہ ما را بہ محبت آنہا امر فرمودہ اند ومحرمات آن طائفہ کہ ما را ببغض آنہا حکم کردہ و طائفہ خطابیہ اصحاب ابی خطاب اسدی کہ در خدمت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ است وامام چوں غلو او را در حق خود معلوم کرد از و بیزار گشت واز صحبت خود برآورد فلو بعد ذلك ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند کہ ہمہ ائمہ ابناء اند وحنات انبیاء اللہ جعفر صادق الہ است اما ابو الخطاب از و واز علی افضل است و ہولاء یستحلون شہادۃ الزور لموافقیہم علی مخالفیہم ونیز می گویند کہ جنت نعیم دینا است و نار آلام آنست ودنیا ہرگز فانی نخواہد شد ومحرمات و ترک فرائض را مباح میدانند وطائفہ غرابیہ ازایشان میگویند محمد بہ علی مشابہہ تر بود از مشابہت غراب بغراب و مگس بمگس وحضرت حق سبحانہ تعالیٰ وحی بجانب علی رضی اللہ عنہ فرستادہ بود جبرئیل از کمال مشابہت غلط کردہ وحی را بمحمد صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم رسانیدہ و شاعر ایشان

Marfat.com

کاتاج ہے دل ان کا حکمت کا سرچشمہ ہے اصحاب عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوی الجناحین یعنی فرقہ جناحیہ کے لوگ بھی تناسخ کے قائل ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ خدا کی روح نے پہلے حضرت آدمؑ میں حلول کیا پھر حضرت شیثؑ میں پھر اسی طرح حضرات انبیاء و ائمہ کے قالبوں میں سرایت کرتی چلی آئی یہاں تک کہ آخر میں اس نے حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد میں حلول کیا، اس کے بعد عبداللہ کے قالب میں روح خدا نے جگہ لی یہ قیامت کو نہیں مانتے، ممنوعات شریعت مثلاً شراب مردار زنا وغیرہ کو حلال جانتے ہیں۔ فرقہ منصوریہ کے لوگ ابو منصور عجلی کے پیرو ہیں۔ یہ حضرت امام محمد باقرؒ کی خدمت میں تھا جب حضرت امام نے اس سے بیزاری ظاہر کی اور اس کو اپنے پاس سے نکال باہر کیا تو یہ خود مدعی امامت بن بیٹھا۔ اس فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ابو منصور آسمان پر گیا تھا اور حق سبحانہ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اسے بیٹے جا اور ہمارا پیغام پہنچا اس کے بعد وہ زمین پر اترا چنانچہ اسی کو اس آیت میں کسف سے تعبیر کیا گیا ہے" اور اگر دیکھتے ہیں ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا تو کہتے ہیں بادل ہے تہ بتہ" ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ رسالت کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور جنت امام سے عبارت ہے جس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے پر ہم مامور ہیں اور دوزخ سے اس شخص کی طرف اشارہ جس کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو حکم ہے جیسے ابو بکرؓ اور عمرؓ اسی طرح کہتے ہیں کہ فرائض سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے ساتھ محبت رکھنے کا ہم کو حکم ہے اور محرمات سے وہ لوگ مقصود ہیں جن کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو امر کیا گیا ہے۔ فرقہ خطابیہ کے لوگ ابی خطاب اسدی کے اصحاب ہیں یہ حضرت امام محمد جعفر صادقؓ کی خدمت

Marfat.com

میگوید ع غلط الامین فجازہا عن حیدر، و ایشان حضرت
جبرئیل علیہ السلام را لعن میکنند. وطائفہ ذمیہ کہ ذم محمد
صلے اللہ علیہ وسلم می کنند و میگویند علیؓ الہ است محمد صلے اللہ
تعالیٰ وآلہ وسلم را مبعوث ساختہ است کہ مردم را بسوئے
او دعوت کند محمد علیہ السلام بسوئے خود دعوت کرد و بعضی
از ذمیہ محمد را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الہ میدانند جمعی ازایشاں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در احکام الوہیت مقدم میدانند جمعی
دیگر علی رضی اللہ عنہ را و گروہی ازایشاں قائل اند کہ اصحاب
عبا باشند محمد علیہ السلام و علیؓ و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ
عنہم میگویند کہ ایں ہر پنج شی واحد اند و روح در اینہا علی السویہ
حلول کردہ است و ہیچ یکی را بر دیگری مزیت و فضیلت نیست
و ایشان فاطمہ بتاء تانیث نمی گویند تحاشیا ن وصمۃ التانیث
وطائفہ یونسیہ یونس بن عبد الرحمن قمی می گویند خدا بر عرش
است و ہر چند ملائکہ او را برداشتہ اند اما او از ملائکہ قوی است
مثل کلنگ کہ بر در دو پا میگردد و از ہر دو پائے خود کلاں و
بقوت تر است وطائفہ مفوضہ ازایشاں میگویند کہ خدائے
تعالیٰ دنیا را خلق کرد و بمحمد علیہ السلام تفویض نمود و مباح
ساخت او را ہر چیزیکہ در دنیا است و بعضی ازایشاں میگویند
کہ دنیا را بعلیؓ تفویض نمودہ وطائفہ اسمٰعیلیہ بباطن قرآن قائلند
نہ بظاہر و میگویند نسبت باطن بظاہر ہمچو نسبت لب است
بقشر و یکی کہ تمسک بظاہر آن میکند بعذاب و مشقت کہ امثال

Marfat.com

میں رہتا تھا حضرت امام نے جب معلوم کیا کہ یہ ان کی ذات کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتا ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے اور اپنی صحبت سے اس کو باہر کیا تب اس نے خود اپنی امامت کا نعرہ لگایا یہ کہتے ہیں کہ تمام ائمہ خدا تعالےٰ کے بیٹے ہیں اور ان کی خوبیوں کا ذریعہ حضرت جعفر صادق ہیں لیکن ابو الخطاب اُن سے اور حضرت علیؓ سے افضل ہے یہ لوگ جھوٹی گواہی کو روا رکھتے ہیں جبکہ مخالفین کے مقابلہ میں اس کی ضرورت پیش آئے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کا نام جنت ہے اور اس کی تکلیفوں کا نام دوزخ اور دنیا فنا کا منہ ہرگز نہیں دیکھے گی یہ محرمات پر عمل اور ترک فرائض کو جائز رکھتے ہیں ان میں غرابیہ فرقہ والے کہتے ہیں کہ ایک کوے کو کوے سے مکھی کو مکھی سے جس قدر مشابہت ہوتی ہے حضور اکرمؐ کو حضرت علیؓ سے اس سے بھی زائد مشابہت تھی۔ حق سبحانہ نے وحی دراصل حضرت علیؓ کو بھیجی تھی مگر حضرت جبرئیلؑ انتہائی مشابہت کی وجہ سے دھوکا کھا گئے۔ اور وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ ان کا ایک شاعر کہتا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ سے غلطی کی کہ حضرت علیؓ کو چھوڑ کر وحی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی یہ حضرت جبرئیلؑ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ فرقہ ذمیہ کے لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی برائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علیؓ خدا ہیں انھوں نے محمدؐ کو اپنی طرف دعوت دینے کے لیے لوگوں کے پاس بھیجا تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات کی طرف لوگوں دعوت دی۔ بعض ذمیہ محمدؐ کو خدا مانتے ہیں پھر ان میں بھی دو فریق ہیں بعض حضرت علیؓ کو بھی خدا مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی میں افضل جانتے ہیں اور بعض علیؓ کو برتر خیال کرتے ہیں۔ ان میں کا ایک گروہ اصحاب عبا اس کا قائل ہے کہ محمدؐ، علی، فاطمہ حسنؓ و حسینؓ یہ پانچ بزرگ درحقیقت شخص واحد ہیں ایک ہی روح سب

Marfat.com

اوامر و اجتناب از نواہی است گرفتار اوست باطن آن ترک
عمل ظاہر آن میرساند و دریں مطلب بآیۂ کریمہ تمسک میکنند
قال عز و جل فضرب بینهم بسور له باب باطنه فیه الرحمة و
ظاهره من قبله العذاب وایشان محرمات را مباح میدانند
ومیگویند پیغمبرانیکہ بشرائع ناطق اند ہفت اند آدم و نوح و
ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہ و علیہم افضل الصلوٰۃ و محمد
مہدی را از رسل میگویند و اصل دعوات ایشان با بطال شرائع
و در احکام شریعت تشکیکات میکنند چنانکہ می گویند حائض
را چرا روزہ قضا گفتند نہ نماز و وجوب غسل از منی چرا شد
نہ از بول و در بعضی از نمازہا چہار رکعت چرا فرض شد
و در بعضی دیگر سہ رکعت و در بعضی دو رکعت چرا فرض
گشت و شرائع را تاویلات میکنند وضو را عبارت
از موالات امام می دانند و نماز را کنایہ از رسول باین آیت
تمسک میکنند ان الصلوٰۃ تنهى عن الفحشاء والمنكر
و احتلام را عبارت از افشای اسرار بسوئے نااہل میدانند
و غسل تجدید و عہد است و زکوۃ تزکیہ نفس بمعرفت
دین خیال کردہ اند و کعبہ نبی است و باب علی و صفا محمد
علیہ السلام و مروہ علی و طواف ہفتگانہ عبارت
از موالات ائمہ سبعہ میدانند و جنت راحت ابدان است
از تکالیف و نار مشقت ابدان است بہ مزاولت
تکالیف و از امثال این قسم خرافات بسیار دارند

Marfat.com

میں یکساں حلول کیے ہوئے ہے کسی کو کسی پر فوقیت و برتری نہیں یہ لوگ اسم فاطمہ کو تا تانیث سے ادا نہیں کہتے تاکہ ان کی ذات تانیث کے داغ سے محفوظ رہے۔ طائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی کا پیرو ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ خدا عرش پر رونق افروز ہے گو فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں لیکن وہ فرشتوں سے قوی تر ہے مثل کلنگ کے کہ اپنے دونوں پاؤں پر پھرتا ہے اور اپنے دونوں پاؤں سے بڑا اور قوی تر ہے ان میں سے مفوضہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا پیدا فرماکر اس کو حضرت محمدؐ کے سپرد کر دیا اور دنیا کی ہر چیز کو آپ کے لیے جائز اور مباح قرار دیا ان میں سے بعض اس کے قائل ہیں کہ دنیا حضرت علیؑ کے سپرد کی گئی اسمٰعیلیہ فرقہ کے لوگ قرآن کے باطن کو مانتے ہیں ظاہر کو نہیں کہتے ہیں کہ باطن کی نسبت ظاہر کی طرف ایسی ہے جیسے گودے اور مغز کی نسبت چھلکے کی طرف اور جو ظاہر قرآن کو حجت بتاتا ہے وہ اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب کے عذاب و مشقت میں اپنے کو گرفتار رکھتا ہے۔ باطن قرآن ترک عمل ظاہر کا تقاضا کرتا ہے، یہ اپنے خیال پر اس آیت کریمہ سے حجت لاتے ہیں۔ فرمایا عزوجل نے پس لگایا جاوے گا ان کے درمیان کوٹ جس کے لیے دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت ہے اور باہر کی جانب عذاب۔ یہ حرام چیزوں کو حلال جانتے ہیں ان کا قول ہے کہ حامل شریعت پیغمبر سات ہیں آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ و محمد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ و السلام اور حضرت محمد مہدی کو بھی رسول جانتے ہیں۔ اصل دعوت ان کی یہ ہے کہ یہ شریعتوں کو باطل کرتے ہیں ان کے احکام میں شبہے اور شکوک پیدا کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں

Marfat.com

و نیز میگویند که خدا نه موجود است نه معدوم نه عالم نه جاہل
نه قادر نه عاجز و چوں حسن بن محمد صباح ظاہر شد
تجدید دعوت کرد به نیابت خود از امام بزعم ایشان ہیچ
زمانه از امام خالی نیست و ایشان منع می کنند عوام را از
خواص در علوم و خواص را از نظر در کتب متقدمه
تا بر قضائح و قبائح ایشان مطلع نگردند و چنگ در دامنهائی
فلسفه زده اند و لبشرائع استہزا می کنند و طائفه زیدیه
که منسوب بزید بن علی بن زین العابدین اند سه گروه
اند یکے ازینها مسمی الجارودیه اند که بنص خفی بر امامت
علی قائلند و تکفیر اصحاب می کنند بسبب ترک مبایعت
علی بعد پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ دوم سلیمانیه اند گویند
امامت شوریٰ در میان خلائق و ابوبکرؓ و عمرؓ را امام
میدانند اگرچه از مردم خطا واقع شده که با وجود علیؓ با ایشاں بیعت نمودند
اما ایں خطا را بحد فسق نمی رسانند و عثمان و طلحه و زبیر و عائشهؓ را
تکفیر می کنند و سوم تبریه اند که بسلیمانیه موافق اند الا انهم
توقفوا فی عثمانؓ و اکثر زیدیه درین زمانه مقلد اند در اصول
بمعتزله راجع اند و در فروع بمذہب امام اعظم ابوحنیفه
رحمه اللہ سبحانه مگر در چند مسئله و طائفه امامیه از ایشاں
نص جلی بر خلافت علی قائلند و تکفیر اصحابؓ میکنند و امامت
امام جعفرؓ را باتفاق میرسانند و بعد ازان در امام منصوص
اختلاف دارند و انچه مشہور است و مختار جمہور ایشاں بریں

Marfat.com

کہ عورت بحالت حیض روزہ کیوں قضا کرتی ہے اور نماز قضا کیوں نہیں کرتی منی سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے اور پیشاب سے کیوں نہیں، بعض نمازوں میں چار بعض میں تین اور بعض میں دو رکعتیں فرض کیوں ہیں امور شریعہ میں تاویلات کرتے ہیں، امام کی دوستی کو وضو، اور رسول کی ذات کو نماز جانتے ہیں اور دلیل اس آیت سے لاتے ہیں۔ البتہ نماز بےحیائی اور نامعقول بات سے روکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ نااہلوں کو واقف اسرار کرنا احتلام ہے اور زنا، وعدہ کرنا غسل ہے۔ دین کی معرفت سے نفس کو پاک کرنا زکوۃ ہے، نبی کعبہ ہیں اور دروازہ علی۔ محمدؐ صفا ہیں اور علیؓ مروہ، ساتوں ائمہ کے ساتھ موالات سات طواف ہیں، جنت بدن کے آرام اور تکلیف سے چھٹکارے کا نام ہے اور دوزخ ہمیشہ تکالیف سے بدن کی مشقت سے عبارت ہے۔ غرض اور اسی قسم کی خرافات کے قائل ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا نہ موجود ہے نہ معدوم نہ عالم ہے نہ جاہل، نہ قادر ہے نہ عاجز ــــ جب حسن بن محمد صباح ظاہر ہوا تو اس نے دعوت کو زندہ کیا اور خود کو امام کا نائب ٹھہرایا کیونکہ ان کا گمان ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہیں۔ یہ عوام کو، خواص کے علوم سے باز رکھتے ہیں اور خواص کو کتب متقدمین میں غور خوض سے تاکہ ان کے فضائح اور قبائح پر ان کو اطلاع نہ ہو۔ یہ فلسفہ کی روشنی میں چلتے ہیں اور شریعتوں پہ مذاق اڑاتے ہیں۔ طائفہ زیدیہ جو زید بن علی بن زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ تین گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک گروہ کا نام جارودیہ ہے یہ بنص خفی علیؓ کی امامت کے قائل ہیں صحابہ کو کافر ٹھہراتے ہیں کیونکہ انھوں نے بعد پیغمبر علیہ السلام حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی دوسرا فرقہ سلیمانیہ کہلاتا ہے۔ یہ امامت کا دارومدار

Marfat.com

ترتیب است کہ بعد امام جعفرؓ پسر او امام ابو موسیٰ کاظمؒ است و بعد ازان امام علی بن موسیٰ الرضا و بعد او محمد بن علی التقی و بعد او حسن بن علی الزکی و بعد او محمد بن الحسن و ہو الامام المنتظر و اوائل ایشان از تمادی ایام بعضی رجوع کردند و بعضی دیگر بجانب مشتبہ هذا آخر بیان فرقتهم الضالة والمضلة و چند گروه دیگر ایشان را ازاں ذکر نکرده کہ در اصول و عقائد بطوائف مذکور موافقت کردند در چند مسئلہ کہ اختلاف نیز دارند پوشیده نماند ہر شخص کہ او درایہ و تمیز دارد و بر حقیقہ مطالب ایشان اطلاع یابد بی آنکہ رجوع بدلائل نماید حکم بفساد آنہا کند چنداں مقاصد موہومہ مبینۃ الفساد و بداہۃ البطلان اند و ایشان از کمال جہالت خود را اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم و ائمہ اثنا عشر نسبت میکنند و بمتابعت و موالات آنہا ادعامی نمایند حاشا و کلا ثم حاشا و کلا ایشان از محبت مفرط بیزار اند و بمتابعہ قبول نمی دارند و محبت این بدکیشاں در رنگ محبت نصاریٰ است بحضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کہ از فرط ضلالۃ او را بخدائی می پرستیدند و او ازاں محبت بیزار بود و یؤیده ما نقل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال لی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فیک مثل من عیسیٰ البغضۃ الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاریٰ حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی

Marfat.com

شوریٰ پر رکھتے ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ کو امام جانتے ہیں البتہ لوگوں کو خطاکار خیال کرتے ہیں کہ انھوں نے علیؓ کی موجودگی میں ان دو بزرگوں سے بیعت کی لیکن اس خطا کو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتے۔ عثمانؓ طلحہؓ زبیرؓ اور عائشہؓ کو کافر کہتے ہیں۔ تیسرا فرقہ تبریہ کے نام سے مشہور ہے یہ فرقہ سلیمانیہ کے ساتھ متفق العقیدہ ہیں البتہ عثمانؓ کی امامت ماننے میں تامل کرتے ہیں آجکل اکثر زیدیہ اصول میں معتزلہ کے پیرو ہیں اور فروع میں امام ابو حنیفہ کے متبع۔ البتہ چند مسائل میں مختلف الخیال ہیں۔ ان میں سے امامیہ فرقہ کے لوگ نص جلی سے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانتے ہیں صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں امامت کا سلسلہ امام جعفرؒ تک چلاتے ہیں ان کے بعد امام منصوص میں اختلاف کرتے ہیں انمیں اکثر اس سلسلہ امامت کے قائل ہیں کہ امام جعفرؒ کے بعد آپکے صاحبزادہ امام ابو موسیٰ کاظم انکے بعد امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے بعد محمد بن علی التقی ان کے بعد حسن بن علی الزکی ان کے بعد محمد بن حسن اور یہی امام منتظر کہلاتے ہیں، پھر زمانہ گزرنے پر ان کے اگلوں کے دو فریق ہو گئے بعض نے معتزلہ کی طرف رجوع کر لیا اور بعض فرقہ مشبہ میں جا ملے۔ یہ ہیں ان شیعہ کے گمراہ اور گمراہ کن فرقے۔ ان کے بعض اور فرقوں کو نظر انداز اس لیے کیا گیا کہ وہ اصول و عقائد میں مذکورہ فرقوں کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں گو چند مسائل میں ان کو اختلاف بھی ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ان شیعہ کے مقاصد کچھ ایسے موہوم بین الفساد اور ظاہر البطلان ہیں کہ جو شخص بھی ذرا عقل و تمیز رکھتا ہے اور ان کے مطالب کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے بغیر دلیل معلوم کیے فوراً ان کے لغو اور لچر ہونے کا حکم لگاتا ہے۔ یہ ان کی جہالت ہی کا تقاضا ہے کہ خود کو اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر سے منسوب کرتے ہیں اور ان کے

Marfat.com

لیست له ثم قال یهلك فی رجلان محب مفرط یفرطنی بما لیس فی ومبغض یحمله شنآنی علی ان یبهتنی (رواه احمد)
وقوله تعالی إذ تبرأ الذین اتبعوا نشان حال ایشان است یعنی وقتی که متبوعان از تابعان بیزار شوند و متابعه قبول ندارند ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب. فالآن نشرع فی جواب اعتراضاتهم الواهیة معتصما بحبل الله الملك الاکبر انه علی مایشاء قدیر وبالاجابة جدیر
قال علماء ما وراء النهر شکر الله تعالی سعیهم حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم کمال تعظیم وتوقیر خلفاء ثلثه میداشتند و در مدح هر یك احادیث کثیره وارد گشته وجمیع اقوال وافعال آنحضرت بمطابق آیه کریمه وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی بموجب وحی است و شیعه که مذمت ایشان میکنند مخالفه وحی میکنند و مخالفه وحی کفر است شیعه در جواب آنها اول بطریق معارضه گفتند که از دلیل قدح خلفای ثلثه و بطلان خلافت ایشان لازم می آید زیرا که در شرح مواقف از آمدی که از اکابر اهل سنت است منقول است که قریب بوقت رحلت حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در میان اهل اسلام مخالفه واقع شد و مخالفه اول این بود که حضرت پیغمبر صلی الله تعالی علیه و آله وسلم

Marfat.com

ساتھ میلاپ کا دم بھرتے ہیں خدا کی پناہ یہ بزرگ تو خود ان کی مبالغہ آمیز محبت سے بیزار ہیں اور ان کی متابعت پر راضی نہیں بلکہ ان بدکیشوں کی محبت نصاریٰ کی محبت سے ملتی جلتی ہے جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رکھا کرتے تھے کہ آخر اپنی انتہائی گمراہی کے باعث ان کو خدا کے ساتھ پوجنے لگے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ اس محبت سے بیزار تھے چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت اس کی تائید کرتی ہے کہ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میں عیسیٰ سے مشابہت ہے کہ یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسندیدہ اور محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجے پر پہنچایا جو ان کے لیے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا کہا) پھر فرمایا کہ میرے (علیؓ) معاملے میں دو جماعتیں ہلاک ہوں گی ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والے ہوں گے اور مجھ میں وہ خوبیاں بتائیں گے جو مجھ میں نہ ہوں گی دوسرے وہ جو میرے دشمن ہوں گے اور مجھ سے دشمنی ان کو اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "جبکہ بیزار ہو گئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے۔" ان کے حال کی صحیح ترجمانی ہے۔ اے پروردگار جب ہدایت دے تو ہم کو تو نہ جھکا ہمارے دلوں کو اور بخش ہم کو اپنے پاس سے رحمت البتہ تو رحمت دینے والا ہے۔ اب ہم ان کے واہی تباہی اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ چھیڑتے ہیں۔ اور خدائے برتر پر بھروسہ کرتے ہیں جو سب سے بڑا بادشاہ ہے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور اپنے بندے کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ حضرات علمائے ماوراء النہر نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے

در مرض موت فرمود که ایتونی بقرطاس اکتب لکم شیئاً لا تضلوا بعدی (بخاری و مسلم) و عمرؓ بایں امر راضی نشده گفت ان الرجل غلبته الوجع وعندنا کتاب الله حسبنا. پس صحابه اختلاف کردند تا آواز بسیار شد حضرت صلے الله علیه وآله وسلم ازیں معنی آزرده شد فرمود که برخیزید پیش من نزاع سزاوار نیست ومخالفه دوم آں بود که بعد از قضیۂ مذکوره پیغمبر صلے الله علیه وآله وسلم جمعی رامقرر ساخت که همراه اُسامه بسفرے روند وبعض ازاں جمع تخلف نمودند وبعرض پیغمبر صلے الله تعالے علیه وآله وسلم رسیده آں حضرت مکرر مبالغه فرمودند که جهزوا جیش اسامةؓ لعن الله من تخلف عنه ومع هذا آں بعض تخلف کردند ومتابعه نمودند. پس گوییم امری که حضرت پیغمبر صلے الله تعالے علیه وآله وسلم درباب نوشتن وصیت فرمودند بمقتضای کریمه مذکوره وحی است ومنعی که عمرؓ کرده منع ورد وحی است ورد وحی کفر است علی ما اعترفتم به وعلی ما دل علیه قوله تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون وکافر قابل خلافت پیغمبر نیست صلے الله تعالیٰ علیه وآله وسلم ونیز تخلف از جیش اُسامة بمقتضای دلیل مذکور کفر است ومتخلفان خلفای ثلثه اند باتفاق وچوں حضرات درصحیفه شریفه اعتراف نمودند که فعل حضرت وحی است والواقع

Marfat.com

کہ جناب پیغمبر علیہ السلام نے حضرات خلفاء ثلثہ کی بڑی تعظیم و توقیر ظاہر فرمائی ہے اور ہر سہ بزرگوں کی مدح و تعریف میں بہت سی حدیثیں منقول ہیں اور آنحضرتؐ کے اقوال و افعال بموجب آیۃ کریمہ " اور نہیں بولتے آپ خواہش سے وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے " سراسر وحی ہیں اور شیعہ جب ان بزرگوں کی مذمت کرتے ہیں تو گویا وحی کی مخالفت کرتے ہیں اور وحی کی مخالفت کھلا کفر ہے۔ شیعہ اس کے جواب میں بطور معارضہ کہتے ہیں کہ ذیل سے خلفاء کی شان میں قدح اور ان کی خلافت کا بطلان لازم آتا ہے کیونکہ شرح مواقف میں آمدی کا یہ قول نقل کیا ہے جو اکابر اہل سنت میں سے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے وقت اہل اسلام میں آراء کا اختلاف پیدا ہو گیا پہلا اختلاف یہ تھا کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے مرض موت میں ارشاد فرمایا میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے لیے کچھ لکھدوں تاکہ تم میرے بعد نہ بہکو حضرت عمر رضؓ اس بات پر راضی نہیں ہوئے کہا کہ آپ پر مرض کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہم کو کافی ہے، غرض صحابہ نے اس بارے میں اختلاف کیا اور ایک شور و غل کی آواز پیدا ہو گئی اس کیفیت سے آنحضرتؐ آزردہ خاطر ہوئے فرمایا اٹھو میرے سامنے جھگڑا مناسب نہیں دوسرا اختلاف یہ تھا کہ واقعہ معلوم کے بعد پیغمبرؐ نے ایک جماعت کو نامزد فرمایا کہ اسامہؓ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوں اس جماعت میں سے بعض نے تعمیل میں سستی برتی جب آنحضرتؐ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے بڑے اصرار سے فرمایا اسامہؓ کے لشکر کو تیار کرو جو اس سے جان چرائے اللہ کی اس پر لعنت ہو اس تاکید کے باوجود بعض نے تعمیل کے لیے قدم نہیں

Marfat.com

ایضاً کذالک پس گویم اخراج حضرت پیغمبر مروان را از مدینه بالضرور وحی است و آوردن عثمان او را تفویض امور بامر و تعظیم او کفر است بدو وجه اول دلیلی که حضرت فرمودند وجه دوم قوله تعالیٰ لا تجد قوماً یؤمنون باللہِ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ و رسوله ولو کانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم ـ اقول و باللہ العصمة والتوفیق لا نسلم که جمیع اقوال و افعال آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیه و آله وسلم بموجب وحی است و استشهاد ایشان بکریمه غیر تام است زیراکه آں مختص بقرآن است قال القاضی البیضاوی معنی قوله سبحانه وما ینطق عنِ الهویٰ وما یصدر نطقه بالقرآن عن الهوی و ایضاً اگر جمیع افعال و اقوال آنحضرت صلے اللہ علیه وسلم بموجب وحی میبود بر بعض اقوال و افعال آنسرور علیه الصلوٰة والسلام اعتراض وارد نمی شد و عتاب نمی آمد کما فی قوله تعالیٰ یا ایها النبی لم تحرم ما احل اللہ لك تبتغی مرضات ازواجك وقوله عز وجل عفا اللہ عنك لم اذنت لهم وقوله سبحانه ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارضِ تریدون عرض الدنیا وقوله تعالےٰ لا تصل علی احد منهم مات ابداً ـ بروایتی ورود ایں بعد از ادای نماز آنسرور است صلی اللہ علیه وسلم برای منافق وبروایتی پیش از ادای نماز برآں و بعد از عزم برادای آں و بهر تقدیر نهی از

اٹھایا اور آپ کی بات نہ مانی لہذا ہم کہتے ہیں کہ جس امر کے لکھ لینے کی آنجناب نے وصیت فرمائی وہ آیت مذکورہ کے بموجب وحی ہے اور عمرؓ نے جب اس امر کو رد کیا تو وہ ردِ وحی ہوا اور ردِ وحی کفر ہے اس کا تم کو بھی اعتراف ہے پھر اللہ کا یہ کلام بھی اسی پر دال ہے کہ جنہوں نے اللہ کے اُتارے ہوئے فرمان کے مطابق فیصلہ نہیں کیا وہ کافر ہیں اور کافر پیغمبرؐ کی خلافت کی اہلیت نہیں رکھتا اور نیز جیش اسامہؓ میں شریک ہونے سے جان چرانا بموجب دلیل کفر ہے اور باتفاق رائے حضرات خلفاء ثلثہ ہی شرکت سے بچے اور کنارہ کش رہے بعد ازاں جب حضرات علما اعتراف کر چکے ہیں کہ آنحضرتؐ کا فعل وحی ہے اور حقیقت میں ہے بھی ایسا ہی تو ہم کہتے ہیں کہ آنجنابؐ کا مروان کو مدینہ سے نکالدینا لازمی وحی ہے پھر حضرت عثمانؓ کا اس کو بلا لینا معاملات اس کے سپرد کرنا اور اس کی عزت کرنا دو وجہوں سے کفر ہے اول اسی دلیل کی رو سے جو ابھی حضرات کرام نے بیان فرمائی دوسرے بموجب فرمان الہیٰ "نہ پائیں گے آپ کسی قوم کو جو ایمان لاتے ہوں اللہ اور دن آخرت پر کہ دوستی کریں اس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کا اگرچہ ہوں باپ ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبا انکا"! اب ہم توفیق الہیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم کو تسلیم نہیں کہ آنحضرتؐ کے تمام اقوال وافعال بروئے وحی ہیں اور آیت کریمہ سے شہادت پیش کرنا مفید مطلب نہیں کیونکہ وہ قرآن کے ساتھ مخصوص ہے، بنا منی بیضاوی فرماتے ہیں کہ اللہ کا فرمان عالی وما ینطق عن الھوی اس مطلب کی طرف مشیر ہے کہ قرآن کی کوئی بات اپنی خواہش سے ادا نہیں فرماتے ۔ اور اگر ایسا

Marfat.com

فعل متحقق است سواء کان فعل الجوارح او فعل القلب وامثال ذلک فی القرآن کثیرة۔ پس تواند بود کہ بعض افعال واقوال آنسرور علیہ الصلوٰة والسلام از روی رائے واجتہاد باشد قال البیضاوی فی تفسیر قولہ عزوجل ماکان للنبی الخ الآیہ دلیل علی ان الانبیاء یجتہدون وانہ قد یکون خطاء ولکن لایقرون علیہ واصحاب کرام در امور عقلیہ واحکام اجتہادیہ مجال اختلاف ومساغ خلاف داشتند، ودر بعضی از اوقات وحی موافق رائے اصحاب نازل شدہ چنانکہ در اساری بدر مطابق رائے امیرالمومنین عمرؓ وحی آمدہ چہ توجہ آنسرور بامور عقلیہ کمتر بود۔

قال القاضی البیضاوی روی انہ علیہ الصلوٰة والسلام اتی بیوم بدر بسبعین اسیرا منہم العباس وعقیل بن ابی طالب فشاور فیہم فقال ابوبکرؓ قومک واھلک استبقھم لعل اللہ تعالےٰ یتوب علیہم وخذ منہم فدیة تقوی بھا اصحابک وقال عمرؓ اضرب اعناقہم فانہم ائمة الکفر وان اللہ اغناک عن الفداء مکنی من فلان ومکن علیا

Marfat.com

ہوتا کہ آپ کے تمام اقوال وافعال وحی کے بموجب ہوتے تو بعض اقوال
وافعال آنحضرتؐ پر یہ اعتراض نہ ہوتا اور حضرت عزاسمہ سے عتاب وارد
نہ ہوتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے "اے نبی کیوں آپ حرام کرتے
ہیں اس کو جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا کیا آپ ازواج کی مرضی چاہتے
ہیں" یا فرمان الٰہی ہے "اللہ نے آپ کو معاف کیا، آپ نے ان کو کیوں
اجازت دی" یا ارشاد باری ہے "اور نبی کو نہیں چاہیے کہ اس کے قیدی
ہوں مگر یہ کہ خون گرادے زمین میں تم دنیا کا سامان چاہتے ہو" اور فرمان خداوندی
ہے "اور نہ نماز پڑھیے کسی پر ان میں سے جو مر جاوے" ایک روایت سے معلوم
ہوتا ہے کہ منافق پر آنحضرتؐ کے نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور
دوسری سے پتہ چلتا ہے کہ نماز سے پہلے مگر ارادۂ نماز کے بعد اس آیت کا نزول
ہوا۔ بہر حال فعل سے نہی کا ثبوت ہم پہنچتا ہے خواہ وہ اعضائے بدنی
کا فعل ہو یا دل کا۔ اس قسم کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں تو ہو سکتا ہے
آنجنابؐ کے بعض افعال واقوال رائے اور اجتہاد سے ہوں قاضی بیضاوی
آیت "ما کان النبی الخ" کی تفسیر کے ذیل میں کہتے ہیں یہ آیت اس امر کی
دلیل ہے کہ حضرات انبیا اجتہاد کرتے ہیں اور اجتہاد کبھی خطا ہوتا ہے لیکن
وہ اس اجتہاد پر قائم نہیں رہتے اور صحابہ کرام عقلی اور اجتہادی امور و
احکام میں اختلاف کی گنجائش اور خلاف کا حق رکھتے تھے۔ بعض وقت صحابہ
کی رائے پر وحی نازل ہوئی چنانچہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ
کی رائے پر وحی آئی اور یہ اس لیے کہ آنحضورؐ کی توجہ مبارک امور عقلیہ کی طرف
کم تھی۔ قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس یوم بدر
میں ۷۰ قیدی لائے گئے جن میں عباسؓ اور عقیل بن ابی طالبؓ بھی تھے

Marfat.com

وحمزة من اخوانهم افلنضرب اعناقهم
فلم يهود ذلك رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم وقال ان الله ليلين قلوب
رجال حتى يكون الين من اللبن و
ان الله ليشدد قلوب رجال حتى تكون
اشد من الحجارة وان مثلك يا
ابا بكر مثل ابراهيم على نبينا
وعليه وآله افضل الصلوة والتسليمات
قال فمن ابتغى فانه منى ومن
عصانى فانك غفور رحيم ومثلك
يا عمر مثل نوح على نبينا
وعليه وآله الصلوة قال لا تذر على
الارض من الكافرين ديارا.
فخير اصحابه فاخذ الفداء
فنزلت يعنى آية ما كان النبى
فدخل عمر على رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم فاذا هو وابوبكر
يبكيان فقال يا رسول الله اخبرنى
فان اجد بكاء بكيت والا تباكيت
فقال ابكى على اصحابى فى اخذهم
الفداء ولقد عرض على عذابهم

Marfat.com

آپ نے ان کے بارہ میں مشورہ فرمایا ابوبکرؓ بولے یہ آپ کی قوم ہے آپکے اہل ہیں انکو باقی رکھیے شاید اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے او مان سے ف. یہ قبول فرمائے، جس سے آپکے اصحاب قوت حاصل کریں حضرت عمرؓ نے کہا ان کی گردن اڑائیے کیونکہ یہ کافروں کے پیشوا ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے بے نیاز کیا ہے فلاں مجھ کو سپرد کیجئے اور علیؓ اور حمزہؓ کو ان کے بھائی حوالے کیجئے ہم ان کا سر قلم کریں آنجناب کو یہ رائے پسند نہ آئی فرمایا اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دلوں کو دودھ سے زائد نرم کر دیتا ہے اور بعض کے دلوں کو پتھر سے زائد سخت بنا دیتا ہے. اور اے ابوبکرؓ تمہاری مثال حضرت ابراہیم کی سی ہے جنہوں نے فرمایا جس نے میری پیروی کی وہ میری امت ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو گناہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور اے عمر تمہاری مثال نوحؑ کی سی ہے جنہوں نے فرمایا اے رب کسی کافر کو زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ پس آپ نے اپنے اصحاب کو اختیار دیا خواہ قتل کریں خواہ فدیہ لیں، انھوں نے فدیہ لیا پس یہ آیت اتری ما کان لنبی اس کے بعد عمرؓ آنجناب کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ اور ابوبکرؓ رو رہے ہیں، عمرؓ بولے یا رسول اللہ رونے کا راز مجھے بھی بتلایئے اگر رونا آئے روؤں ورنہ رونی صورت تو کم از کم بناؤں، آپ نے فرمایا کہ میں اپنے اصحاب پر رو رہا ہوں کہ انھوں نے فدیہ لے لیا اور مجھ پر انکا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی قریب تر تھا، قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ آنحضرت سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوائے عمرؓ اور سعد بن معاذؓ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ انھوں نے بھی قتل کا مشورہ

Marfat.com

ادنی من هذه الشجرة بشجرة نتربیة
قال القاضی البیضاوی روی انه
علیه السلام قال لو نزل العذاب
لما نجا منه غیر عمر و سعد بن
معاذ و ذلک لانه اشار باثخان. ایضا
پس گویم تواند بود امر آن حضرت با تیان قرطاس
و تجهیز جیش اسامه و همچنین اخراج آنحضرت مروان
را بطریق وحی بناشد بلکه بطریق رای و
اجتهاد باشد و مخالفت آنها لانسلم که کفر است
زیرا که ازین قسم مخالفت از اصحاب کرام آمده چنانکه
بالا گذشت و باوجود تحقیق زمان نزول وحی انکار
برین مخالفه دارد نشده و عتاب نیامده و حال آنکه
اندک چیز از سوء ادب به نسبت آنسرور علیه السلام
از اصحاب کرام صادر میشد حق سبحانه و تعالی فی الحال
از افعال نهی میکرد و بر مباشران وعید نازل می
فرمود کما قال عزمن قائل
یا ایها الذین آمنوا لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجهروا له بالقول کجهر بعضکم
لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم
لا تشعرون.

Marfat.com

دیا تھا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کا کاغذ منگوانے کے لیے حکم دینا یا جیش اسامہ کی تیاری کے لیے فرمانا اور اسی طرح آپ کا مروان کو نکلوانا بطریق وحی نہ ہو بلکہ محض رائے اور اجتہاد سے ہو۔ لہذا ان امور کی مخالفت کو ہم کفر تسلیم ہیں کرتے کیونکہ اس طرح کی مخالفت صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ ابھی گزرا۔ اور باوجود اس کے کہ نزول وحی کا سلسلہ جاری تھا کوئی عتاب یا انکار اسپر حضرت باری سے وارد نہیں ہوا حالانکہ آنحضرت کی شان والا میں صحابہ کرام کی طرف سے ذرا سی بے ادبی واقع ہونے پر حق سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے نہی وارد ہوتی اور مرتکبین بے ادبی پر وعید نازل ہوتی چنانچہ حضرت عز اسمہ فرماتے ہیں اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ اٹھاؤ اور گفتگو بلند آوازی سے جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل ضایع ہوجائیں اور تم کو علم بھی نہ ہو۔ شارح مواقف نے آمدی سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مسلمان ایک ہی عقیدہ پر قائم تھے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نفاق کو چھپاتے تھے اور موافقت کو ظاہر کرتے تھے۔ پھر ان میں آپس میں اختلاف رونما ہوا۔ پہلے ان امور اجتہادیہ میں جن سے نہ تو ایمان واجب ہو نہ کفر واجب ہو اور ان کی غرض اس سے دین کے مراسم کو قائم کرنا اور شریعت کے طرق کی پابندی تھی، چنانچہ ایک اختلاف ان کا وہ تھا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں آپؐ کے فرمان ایتونی بقرطاس الخ کے ذیل میں رونما ہوا یا وہ اختلاف جو جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے میں واقع ہوا بعض نے

Marfat.com

قال شارح المواقف نقلا عن الآمدی حیث قال کان المسلمون عند وفات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی عقیدۃ واحدۃ الا من کان ینطوی النفاق ویظہر الوفاق ثم نشاء الخلاف فیما بینہم اولا فی امور اجتہاریۃ لایوجب ایمانا ولا کفراً وکان غرضہم منہا اقامۃ مراسم الدین وادامۃ مناھج الشرع القویم وذلک کاختلافہم عند قول النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرض موتہ ایتونی بقرطاس الخ وکاختلافہم بعد ذلک فی التخلف عن جیش اسامۃؓ فقال قوم بوجوب الاتباع لقولہ علیہ السلام جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہ وقال قوم بالتخلف انتظاراً لما یکون من رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی مرضتہ اگر کسے گوید واثبات مقدمہ ممنوعہ نماید کہ ثبوت اجتہاد آنسرور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از وحی بودہ پس صادق آمد کہ جمیع افعال واقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بموجب وحی است چہ احکام اجتہادیہ ہمہ برین تقدیر بموجب وحی شدہ گویم کہ مراد از جمیع افعال واقوال ہر قول وفعل اوست صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاصۃ علی سبیل التفصیل کما لا یخفی علی فطن المتأمل ولا

Marfat.com

اتباع کو واجب قرار دیا بموجب حکم علیہ السلام جھزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہ اور بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا انجام دیکھنے کے انتظار میں پیچھے رہے. اگر اس پر اعتراض کرے اور اسی مقدمہ کو جس پر کہ منع وارد کیا گیا ہے ثابت کرنے لگے کہ آنسرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اجتہاد کا ثبوت بھی تو وحی سے ہوا ہے، پس صادق آیا کہ جمیع افعال واقوال آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بموجب وحی ہی ہوں کیونکہ احکام اجتہادیہ اس صورت میں بذریعہ وحی ہی ثابت ہوئے ہیں جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جمیع افعال واقوال سے مراد ہر فعل اور ہر قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص خاص طور پر تفصیلا ہے جیسا کہ سمجھدار دقیق النظر انسان پر پوشیدہ نہیں. ورنہ لازم آتا ہے کہ مجتہدین کے تمام اقوال وافعال موجب وحی ہوں کیونکہ ان کا اجتہاد بھی تو وحی سے ثابت ہے. عقلمند اس سے عبرت حاصل کریں علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ اس مقدمہ کا اثبات کوئی نفع نہیں دیتا اس لیے کہ اس کی کمی دوسرا ایک مقدمہ ہے وہ یہ کہ نبی صلعم کے جمیع افعال واقوال وحی سے ثابت ہونے کی تقدیر پر ان کی مخالفت کا کفر ہونا ہے اور اس کا حال گزر چکا. اب علماء ماوراء النہر کی عبارت میں ان کے اس قول سے مراد کہ آپ کے تمام افعال واقوال بموجب وحی ہیں وہ امور ہیں جو امور اجتہادیہ کے علاوہ آپ سے صادر ہوئے خواہ وہ وحی خفی سے ہوں یا وحی جلی سے اور اسی قدر تعمیم ان کے مقصد میں کافی ہے ظاہر ہے وہ احادیث جو خلفائے ثلثہ کی مدح وستائش میں وارد ہیں ان کا شمار غیب کی خبروں میں ہے اور غیب بطریق وحی معلوم ہو سکتا ہے

يلزم ان يكون اقوال جميع المجتهدين وافعالهم بموجب الوحی لان اجتهادهم ثبت بالوحی والنص فاعتبروا يا اولی الابصار على انا نقول اثبات تلك المقدمة لا يجدی نفعا لان مفتاحه المقدمة القايلة بان مخالفتها كفر وسنده ما مرفافهم.
وآنچه در بداءة عبارت علماء ماوراء النهر واقع شده که جميع افعال واقوال آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بموجب وحی است مراد ازان والله سبحانه اعلم سوای امور اجتهادیه که ازان سرور علیه الصلوٰة والسلام صادر شده سواء کان بالوحی الجلی او بالخفی وهمین قدر از تعمیم در مدعاء ایشان کافی است چه احادیثی که در مدائح خلفائے ثلثه وارد گشته اند از قبیل اخبار از مغيبات اند وهو بطريق الوحی لا غير ولا مدخل للرای والاجتهاد فيه قال عزوجل وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو وقال سبحانه عالم الغيب لا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول . اما برین تقدیر لازم است که از کریمه وما ينطق عن الهوى عامه از قرآن و وحی خفی مراد دارند كما لا يخفى شک نیست که از انکار و مخالفت چنین افعال و اقوال انکار و مخالفت وحی لازم آید و مخالفت وحی کفر است والاحاديث الواردة فی مدحهم الدالة على انها اعلام الله سبحانه كثيرة بحيث وصلت لكثرة الطرق وتعدد

Marfat.com

رائے اور اجتہاد کو اس میں کوئی دخل نہیں خدائے عزوجل نے فرمایا اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ غیب کا جاننے والا ہے۔ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جس کو چاہے اپنے رسولوں میں سے لیکن بدیں صورت لازم آتا ہے کہ آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی سے وہ عام معنی مراد ہوں جو قرآن اور وحی خفی ہر دو کو شامل ہے اور شک نہیں کہ اس قسم کے اقوال افعال سے انکار اور ان کی مخالفت سے وحی کی مخالفت اور اس کا انکار لازم آتا ہے اور وحی کی مخالفت کفر ہے۔ اور نہ احادیث جو ان بزرگوں کی مدح و ستائش میں وارد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص سرمایہ علم بخشی ہیں کثیر تعداد میں ہیں یہاں تک کہ اگر ان کی کثرت طرق و تعدد رواۃ کا لحاظ کیا جائے تو وہ شہرت کی حد تک یا معنیً تواتر کے درجہ تک پہنچی ہیں ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں مثلاً ایک وہ جو ترمذی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بدیں معنی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ابوبکرؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے غار کے ساتھی ہو اور حوض کوثر پر میرے رفیق یا انہیں ترمذی کی بیان کردہ حدیث کہ آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے حضرت ابوبکرؓ بولے یا رسول اللہ میری آرزو ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ تم تو جنت میں سب سے پہلے داخل ہو گے۔ بخاری و مسلم میں حدیث نقل ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک چھوکری تھی، میں نے پوچھا یہ کس کی ہے کہا گیا کہ یہ عمر بن الخطابؓ کی ہے میرا ارادہ

Marfat.com

الرواة الى حد الشهرة بل الى حد التواتر معنى فلنذكر عدة منها ما روى الترمذى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لابى بكر انت صاحبى فى الغار وصاحبى على الحوض ومنها ما روى الترمذى عنه عليه الصلوٰة والسلام انه قال اتانى جبرئيل فاخذ بيدى فارانى باب الجنة يدخل امرا من امتى فقال ابوبكر يا رسول الله وددت انى كنت معك حتى انظر الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة ومنها ما روى البخارى ومسلم عن النبى صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم انه قال دخلت الجنة الى ان قال رأيت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن قال لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر اليها فذكرت غيرتك فقال عمر رض بابى وامى يا رسول الله أعليك أغار. ومنها ما رواه ابن ماجة عن النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم انه قال ذلك الرجل ارفع امتى درجة فى الجنة قال ابو سعيد والله ما كنا نرى ذلك الرجل الا عمر بن الخطاب رض حتى مضى لسبيله ومنها ما اخرج ابو على عن عمار بن ياسر انه قال صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ما قدمت ابا بكر رض وعمر رض ولكن الله قدمهما. ومنها ما اخرج ابو على

Marfat.com

ہوا کہ اس کے اندر جا کر لونڈی کو دیکھوں لیکن اے عمرؓ تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی
حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ
پر مجھے غیرت ہو سکتی ہے۔ ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وہ شخص میری امت کا جنت میں سب سے بلند درجہ کا ہوگا۔ ابو سعیدؓ
کہتے ہیں کہ ہم اس شخص سے مراد سوائے عمرؓ کے کسی کو نہیں جانتے تھے یہاں تک
کہ انھوں نے وفات پائی۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جو ابو علی عمار
بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو
مقدم نہیں بنایا بلکہ خود خدا تعالیٰ نے ان کو مقدم ٹھہرایا۔ یا وہ حدیث جو ابو علی
بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل آئے
میں نے ان سے کہا کہ عمر بن الخطابؓ کے فضائل بیان کیجیے انھوں نے جواب
دیا اگر میں ان کے فضائل اس قدر مدت بیان کروں جس قدر مدت نوحؑ اپنی
قوم میں رہے تو بھی ان کے فضائل ختم نہ ہوں اور عمرؓ ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے
ایک نیکی ہیں۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جس کو ترمذی اور ابن ماجہ علی
ابن ابی طالب و انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہیں اولین سے
آخرین تک سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل
غور ہے جو بخاری و مسلم موسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے
کہا میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک
شخص آئے انھوں نے دروازہ کھلوانا چاہا آنحضرت نے فرمایا دروازہ کھولو اور اندر آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو میں نے
دروازہ کھولا تو دیکھتا ہوں کہ ابو بکرؓ ہیں۔ میں نے ان کو خوش خبری دی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر
ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا حضور اکرمؐ نے مجھ سے پھر فرمایا، دروازہ کھولو اور

Marfat.com

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اتی جبرئیل فقلت یا جبرئیل حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب رضی فقال لو حدثتک مالبث نوح فی قومہ ما نفدت فضائلہ وان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر ومنہا مارواہ الترمذی وابن ماجۃ عن علی بن ابی طالب رضی وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ علیہ السلام قال ابوبکر وعمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین ومنہا ماروی البخاری ومسلم عن موسی الاشعری فقال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینۃ وجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افتح وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ابوبکر رضی فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ۔ ثم استفتح رجل فقال لی افتح وبشرہ بالجنۃ علی بلوی یصیبہ فاذا عثمان رضی فاخبرتہ بما قال النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحمد اللہ سبحانہ ثم قال واللہ المستعان ہذا۔

وایضاً لوسلم کہ اخراج مروان بطریق وحی بودہ فلا نسلم کہ اخراج دنفی ابدی مراد آن سرور بودہ باشد چرا تواند بود کہ اخراج موقت وتغریب موجل خواستہ باشد چنانکہ آن سرور علیہ السلام در حد زنا فرمودہ البکر بالبکر جلد مأۃ وتغریب عام۔ وچون امیر المومنین عثمان رضی بر توقیت اخراج اطلاع داشت بعد مضی مدت تغریب

آنے والے کو جنت کی خوش خبری سناؤ میں نے دروازہ کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ ہیں۔ میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور بلوے میں جو مصیبت پہنچنے والی ہے، اس کے بدلے میں ان کو جنت کی خوش خبری سناؤ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا اللہ مددگار ہے۔

نیز اگر مان بھی لیا جائے کہ مروان کا نکالنا بہ سبب وحی تھا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اس کا نکالنا اور جلاوطنی ہمیشہ کے لیے تھی اور آنحضرت کی یہی منشا تھی ایسا کیوں نہ ہو کہ اخراج وقتی ہو جلاوطنی مقررہ مدت تک ہو جیسا کہ آنحضرت صلعم نے حد زنا میں فرمایا کنوارے کی کنواری کے ساتھ زنا پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اب چونکہ حضرت عثمان کو اخراج کی مدت کا پتہ تھا۔ سزا اور جلاوطنی کی مدت ختم ہونے پر آپ اس کو مدینے میں لے آئے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ رہی آیت لا تجد قوماً الخ تو یہ کفار کی دوستی سے روکتی ہے اور مروان کا کفر ثابت نہیں کہ اس کی دوستی ممنوع قرار پائے لہذا سمجھو انصاف کرو اور سینہ زوری نہ کرو تاکہ اندھی اونٹنی کی طرح بھٹکنے لگو۔ نیز شیعہ نے بطریق منع اور مناقضہ کہا کہ خلفائے ثلاثہ کی مدح جو آنحضرت صلعم سے ثابت ہے وہ متفق علیہ فریقین نہیں کیوں کہ شیعہ کی کتابوں میں ان کا نشان تک نہیں اور جو احادیث مذمت پر دلالت کرتی ہیں مثلاً گزشتہ روایتیں (کاغذ اور جیش اسامہؓ کی) یہ ہر دو فریق کی کتابوں میں درج ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی خاطر جائز قرار دیتے ہیں لہذا غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتماد لازمی

Marfat.com

وتعزیب ادا بہ مدینہ آورد ولا محذور فیہ۔ وآیۂ لا تجد قوماً الخ
منع از مودت کفار می کند وکفر مروان ثابت نشدہ کہ مودت او ممنوع
باشد فانہم وانصف ولا تعسف تحبط خبط العشواء ونیز شیعہ تا نیاً
بطریق منع ومناقضہ گفتند کہ ورود مدح خلفائے ثلثہ از حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم متفق علیہ فریقین نیست چہ در کتب شیعہ اثرے ازاں نیست
وآنچہ دلالت بر ذم کند مثل روایتین مذکورتین وغیرہما در کتب
فریقین مسطور است ونیز بعض از اہل سنت تجویز وضع حدیث
برائے مصلحت کردہ اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیہ نیست۔
اقول فی دفع الاشکال بطریق اثبات المقدمۃ الممنوعۃ واللہ
سبحانہ اعلم چوں شیعہ از کمال تعصب وعناد طعن سلف وسب
خلفائے ثلثہ بلکہ تکفیر ایشاں را اسلام وعبادت خود خیال کردہ
در احادیث صحاح کہ در مدائح ومناقب ایشان اندبی سند و
دلیل جرح می کنند وتحریفات وتصرفات در آنہا مینمایند حتی
کہ در کلام اللہ کہ مدار اسلام بران است واز صدر اول تواتر
منقول است وہیچ شبہ با وراہ نیافتہ وقبول زیادت ونقصان
نمیکند آیات مخترعہ وکلمات مزخرفہ در می آورند ودر آیات قرآنی
تصحیفات مینمایند چنانکہ در کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ
فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ بایں طریق تصحیف وتحریف
میکنند ان علیا جمعہ وقرابتہ فاذا قرأتہ فاتبع
قرابتہ از کمال ضلالت میگویند کہ بعضی آیات قرآنی را
حضرت عثمانؓ پوشیدہ داشتہ است کہ در مدائح اہل بیت

Marfat.com

اٹھ جاتا ہے۔

دفع اشکال میں بطریق اثبات مقدمۂ مذکورہ ہم کہتے ہیں کہ جب شیعہ انتہائی تعصب و عناد سے اسلاف پر طعن اور خلفائے ثلثہ پر سب و شتم بلکہ ان کو کافر کہنے کو اسلام اور اپنی عبادت خیال کرتے ہیں تو احادیث صحاح جو ان کے مناقب میں واقع ہیں ان میں بے سند و بے دلیل جرح و قدح کرتے ہیں اور ان میں تحریف و تصرف سے کام لیتے ہیں یہ تو کلام اللہ جس پر مدار اسلام ہے اور قرن اول سے متواتر نقل ہے اور کسی شبہ کی اس میں گنجائش نہیں اور مطلق زیادتی و نقصان کا اس میں احتمال نہیں اس میں بھی گھڑی ہوئی آیتیں اور بناوٹی کلمے ملا دیتے ہیں اور آیات قرآنی میں تصحیف کو روا رکھتے ہیں چنانچہ آیہ کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانہ فاتبع قرانہ میں تصحیف اس طرح کر ڈالی اور اس طرح تحریف کا قلم چلایا ان علیا جمعہ وقرابتہ فاذا قرابتہ فاتبع قرابتہ انتہائی گمراہی کا شکار ہو کر یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ حضرت عثمان رض نے ان بعض آیات قرآنی کو چھپایا ہے جو اہل بیت کی مدح میں وارد تھیں اور ان کو قرآن میں شامل نہیں کیا۔ یہ بات بھی اوپر گزر چکی ہے کہ ان شیعہ کا ایک فرقہ اپنے گروہ کے نفع اور بہبود کے لیے جھوٹی گواہی کو روا رکھتا ہے انھیں برائیوں سے یہ لوگ طعن کے نشانہ بنے اور ان پر سے اعتماد اٹھ گیا اور ان کی عدالت ختم ہو گئی۔ ان کی تصنیف شدہ کتابیں اعتبار کھو بیٹھیں اور ان کا درجہ تحریف شدہ توریت و انجیل سے زائد نہ رہا۔ اہل سنت کی کتب صحاح میں مثلاً بخاری جو اصح کتب بعد القرآن ہے یا مسلم وغیرہ میں خلفائے ثلثہ کی

Marfat.com

بوده اند و آنها را داخل قرآن ساختہ ونیز سابقاً گذشت
کہ طائفہ از ایشان شہادت زور از برائی نفع وصلاح
گروه خود تجویز کرده اند پس بواسطه ایں مفاسد موردطعن
گشتند واعتماد وعدالت ایشان را ساب طرف شد و
کتب مدونہ ایشاں از ورطۂ اعتبار ساقط شدند و
حکم توریت وانجیل محرفہ گرفتند ودرکتب اہل سنت مثل
صحیح بخاری کہ اصح کتب بعد کتاب اللہ است وصحیح مسلم وغیرہما
جزاز مدائح وتعظیم خلفائے ثلثہ نیست وآنچہ ایشاں از فساد طبیعت
وانحراف مزاج خود ذم خیال کرده اند تصور باطل وخیال فاسد
است واز قبیل وجدان صفراست کہ مرشکر را تلخ داند تحقیق
آن بالاگذشت . وَاَمَّا الَّذِینَ فِی قُلُوبِہِم زَیغٌ فَیَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَہَ
مِنہُ ابتِغَاءَ الفِتنَۃِ وآنکہ گفتہ اند کہ بعض اہل سنت وضع حدیث
برائے مصلحت تجویز کرده اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق
علیہ نیست بر تقدیریست کہ اہل سنت کلام آں بعض رد
نکنند ودر مقام انکار او نباشند واظہار کذب آن نمایند
والواقع لیس کذالک بلکہ ایشاں در کتب خود کذب وافترا
او را تصریح کرده اند واز درجہ اعتبار واعتماد ساقط نموده فلا
یعود الیہم شیٔ ولا یلتبس الحق الواضح بالباطل الظاہر
المبین بطلانہ .
وایضاً شیعہ درجواب بطریق منع گفتند کہ مخالفت خبر واحد
لانسلم کہ کفر است چہ مخالفت اخبار احاد از مجتہدین واقع

Marfat.com

مدح وستائش کے علاوہ کچھ نہیں اب یہ اپنے فساد طبع اور خرابی مزاج سے اس کو مذمت خیال کر بیٹھے۔ یہ ان کا سراسر خیال فاسد اور تصور باطل ہے۔ کوئی صفراوی مزاج والا جس طرح شکر کو کڑوا جانتا ہے بس یہی حال ان کا ہے اس کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے اور جو کج طبع ہیں تشابہات کی تابعداری فتنہ انگیزی کی غرض سے کرتے ہیں۔ اور شیعہ کا یہ کہنا کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی بنا پر جائز سمجھتے ہیں اور اسی لیے غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتبار اٹھ گیا تو یہ بات جب وقعت رکھتی کہ اہل سنت نے اس قسم کے لوگوں کے کلام کو رد نہ کیا ہوتا اور تردید کا پہلو اختیار نہ کرتے اور ان کے کذب کو بے نقاب نہ کرتے لیکن اس کے برخلاف واقعہ تو یہ ہے کہ اہل سنت نے اپنی کتابوں میں ان کے کذب وافتراء کو وضاحت سے بیان کیا اور ان کے کلام کو درجہ اعتبار سے گرادیا لہذا اب اہل سنت کی طرف کونسا قصور عائد ہوسکتا ہے۔ اب تو حق باطل سے نکھر کر صاف جدا ہوگیا نیز شیعہ نے جواب میں بطریق منع کہا کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ خبر واحد کی مخالفت کفر ہے کیونکہ ثابت ہے کہ مجتہدین نے خبر احاد کی مخالفت کی ہے واضح رہے کہ وہ احادیث جو صحابہ کرام کی مدح وستائش میں وارد ہیں اگرچہ باعتبار الفاظ احاد ہیں لیکن بلحاظ کثرت رواۃ اور تعدد طرق وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں جیسا کہ گزرا۔ اس میں تو بہرحال شک کی گنجائش نہیں کہ ان کے مطلب ومفہوم سے انکار کفر ہے اور اس قسم کی احادیث سے مخالفت مجتہدین سے ثابت نہیں ہے بلکہ امام ابوحنیفہؒ جو رئیس اہل سنت ہیں نہ صرف خبر واحد کو بلکہ اقوال صحابہ کو بھی قیاس

Marfat.com

شده، پوشیده نماند که احادیثی که در توصیف و تعظیم خلفای ثلثه وارد گشته اند اگرچه از روے لفظ احاد اند اما از کثرت رواة و تعدد طرق آنها بحد تواتر معنوی رسیده اند کما مر و شک نیست که انکار مدلول آنها کفر است و مخالفت چنیں اخبار احاد از مجتهدین واقع نشده است بلکه امام ابو حنیفه رحمه الله که رئیس اہل سنت است نه مطلق خبر واحد بلکه اقوال صحابه را بر قیاس مقدم میدارد و مخالفت آنها تجویز نمی کند و ایضا شیعه بعد تسلیم ورود مدح خلفای ثلثه در جواب گفتند و منع مقدمه صحیح نمودند که تعظیم و توقیر حضرت پیغمبر صلے الله علیه وسلم نسبت بخلفائے ثلثه قبل از صدور مخالفت از ایشان بود دلالت بر حسن و سلامتی عاقبت نمی کند چه عقوبت قبل صدور عصیان باآنکه معلوم الصدور باشد لائق نیست لهذا حضرت امیر از عمل ابن ملجم خبر داده عقوبت نفرمودند. پوشیده نماند احادیثی که در مدائح ایشان وارد گشته اند دلالت بر حسن و سلامة عاقبت میکنند و از امن خاتمه خبر میدهند چنانکه از احادیث مذکوره هم ایں دلالت مفهوم میشود و امثال ازیں احادیث از صحاح و حسان بسیار است و چنانچه عقوبت قبل صدور عصیان با آنکه معلوم الصدور باشد لائق نیست همچنیں مدح کسی که معلوم الذم و مستوجب عقوبت هم است سزاوار مدح نیست فورود المدح یدل علی حسنهم حالا و مالا لهذا حضرت امیر ابن ملجم را هر چند عقوبت نفرموده مدح و توصیف او به هیچ وجه نه کرده

Marfat.com

پر مقدم رکھتے ہیں اور ان کی مخالفت کو روا نہیں رکھتے۔ نیز شیعہ خلفائے ثلثہ کی مدح میں وارد احادیث کو مانتے ہوئے جواب میں کہتے ہیں اور مقدمہ صحیحہ کو رد کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی تعظیم و توقیر تو خلفائے ثلثہ کی شان میں واقع ہے یہ مخالفت کے وقوع سے پہلے پہلے کی تھی اس سے نتیجہ کی سلامتی و بہتری کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ وہ گناہ جو ابھی صادر نہ ہوا ہو باوجودیکہ اس کا صدور معلوم ہو اس کی سزا قبل صدور مناسب نہیں چنانچہ حضرت امیرؓ نے ابن ملجم کی بدکرداری کا پتہ دے دیا تھا لیکن بایں ہمہ اس کو سزا نہیں دی۔

واضح ہو کہ جو احادیث ان کی مدح میں وارد ہیں ان کی عاقبت کی درستی اور بہتری کی کھلی دلیل ہیں اور ان کے پر امن خاتمہ کو بتاتی ہیں ان احادیث کا مضمون صاف اس کی طرف مشیر ہے اور اس قسم کی صحیح اور حسن حدیثیں بہت سی ہیں اور جس طرح گناہ کے سرزد ہونے سے پہلے یا اس قصور سے پہلے جس کا سرزد ہونا معلوم ہو عقوبت مناسب نہیں اسی طرح جس کی برائی معلوم ہو اور وہ سزاوار عقوبت ٹھہرتا ہو اس کی مدح و ستائش بھی روا نہیں لہذا مدح و تعظیم ان بزرگوں کی ان کی اچھائی پر صاف دال ہے فی الوقت بھی اور آئندہ بھی، یہی وجہ تھی کہ حضرت امیرؓ نے ابن ملجم کو اگر سزا نہیں دی تو اس کی تعریف و توصیف بھی نہیں کی اور اس کی تعظیم و توقیر کو روا نہ رکھا۔ اس بحث کی تحقیق آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین کے ذیل میں آئے گی۔

علمائے ماوراء النہر رحمہم اللہ نے فرمایا کہ بمقتضائے آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ خلفائے ثلثہ رضامندی حق سے مشرف ہو چکے

Marfat.com

اعتبار تعظیم و توقیر او ہم روا نداشتند تحقیق ایں مبحث در کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبا یعونک تحت الشجرۃ مذکور خواہد شد۔

قال علماء ما وراء النہر رحمہم اللہ سبحانہ خلفای ثلثہ بمقتضای کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبا یعونک تحت الشجرۃ برضوان حق ملک منان مشرف شدہ اند پس سب ایشان کفر باشد۔ شیعہ در جواب بطریق مناقضہ گفتند و استلزام امر رضوان ایشان را منع نمودہ گفتند کہ مدلول آیت عند التدقیق رضائے حضرت اللہ تعالےٰ است از فعل خاص کہ بیعت باشد کسی منکر ایں نیست کہ بعض افعال حسنہ مرضیہ از ایشان واقع است سخن دریں است کہ بعض افعال قبیحہ از ایشان بوجود آمدہ کہ مخالف آں عہد و بیعت است چنانکہ در امر خلافت مخالفت نص حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نمودہ غصب خلافت کردند حضرت فاطمہ را آزردہ ساختند چنانکہ در صحیح بخاری مذکور است و در مشکوٰۃ در مناقب آنحضرت علیہا الرضوان منقول است کہ من اذا ھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ و کلام صادق بمضمون ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ ناطق است حاصل کہ بواسطہ ایں افعال ذمیمہ و منع وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام و تخلف از جیش اسامۃ مورد طعن و

Marfat.com

ہیں لہذا اُن کو گالی دینا کفر ہوگا۔

شیعہ نے جواب میں بطریق مناقضہ کہا اور اس کی رضامندی کے استلزام کو رد کیا کہا کہ اگر گوری نظر سے دیکھا جائے تو اس آیت سے ایک مخصوص فعل (بیعت) پر حضرت عز اسمہ کی رضامندی کا پتہ چلتا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ خلفائے ثلثہ سے بعض افعال حسنہ صادر ہوئے ہیں۔ گفتگو اس میں ہے کہ بعض افعال قبیحہ بھی ان سے سرزد ہوئے جو بیعت و عہد کے مخالف ہیں جیسا کہ خلافت کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام کی نص کی مخالفت کی اور خلافت کو چھین بیٹھے، حضرت فاطمہ کو آزردہ دل کیا حالانکہ صحیح بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ میں مناقب کے بیان میں حضرت فاطمہؓ کے بارے میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے ان کو اذیت پہنچائی تو اس نے مجھکو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا اللہ کو ستایا۔ پھر اس کلام صادق کا مضمون "البتہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا و آخرت میں لعنت کی" صاف اس امر پر گویا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بواسطہ ان افعال قبیحہ کے اور وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام کو رد کر دینے اور جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے سے وہ طعن و مذمت کا نشانہ بنے کیونکہ عاقبت کی سزا حتی اعمال کے خاتمہ کی اچھائی پر موقوف ہے اور عہد حضرت پیغمبر علیہ السلام کو وفا کرنے پر۔

ہم کہتے ہیں کہ جس مقدمہ کو وہ رد کرتے ہیں اسی کو ہم ثابت کرتے ہیں اور بیان استلزام کا یہ ہے کہ آیت کریمہ کا مفہوم بعد تحقیق و تدقیق یہ سمجھتا ہے کہ حق سبحانہ کی رضامندی مومنین کے ساتھ اسی وقت سے ثابت ہے

Marfat.com

مذمت شدند چه سلامت عاقبت بحسن خاتمه اعمال و وفا کردن بعهد حضرت رسول متعال است و اقوال و اثبت المقدمة الممنوعة وبیان الاستلزام این که مدلول آیة کریمه تحقیقاً و تدقیقاً رضائے حق است سبحانه از مومنان در وقت بیعت ایشان بآن سرور علیه السلام غایة مافی الباب ان التدقیق یفضی الی علیة بیعتهم لرضاه سبحانه نعم کون البیعة مرضیة انما یفهم من انها لما کانت علیة للرضا بکون هولاء بسببها مرضیین یکون هی مرضیة بالطریق الاولی واما ان البیعة هی المرضی علیها اصالة مع عدم کون الموصوفین بها مرضیین کما زعموا فمما لا یفهم احد کما لا یخفی علی من له ادنی درایة فی اسالیب الکلام ولما التبس علیهم الحق سموا خطأهم تدقیقا. پس گوییم جماعه که حق سبحانه و تعالی از آنها راضی شده باشد دانسته باشد سرائر و بواطن ایشان را و سکینت و طمانیت بر آنها نازل فرموده باشد کما دل علیه قوله سبحانه تعالی فعلم ما فی قلوبهم فانزل السکینة علیهم. و آنسرور علیه السلام ایشان را بجنت مبشر ساخته باشد از خوف سوء خاتمه و نقض عهد و بیعت مصئون و مامون باشد.

علی انا نقول اگر مراد از آیه کریمه رضای حق سبحانه و تعالی باشد، از آن فعل خاص که بیعت است کما زعموا گوییم هرگاه که حق سبحانه از بیعت ایشان راضی شد و این فعل را مستحسن ساخت جماعه که بآن موصوف اند مرضی و محمود العاقبه باشد رحمه الله تعالی از افعال کفار راضی نیست و همچنین از اعمال جماعه که مذموم العاقبه

Marfat.com

جبکہ وہ نبی کے ساتھ بیعت کر رہے تھے. زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور تدقیق سے بھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ بیعت ان کی نبیؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علت ہے پس بیعت کا فعل حسن ہونا اور پسندیدہ ہونا اس سے خود سمجھ میں آسکتا ہے کیوں کہ وہ رضامندی کی علت ہے چنانچہ جب یہ لوگ بیعت کرنے والے اس بیعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے مشرف ہو چکے ہیں تو بیعت بطریقِ اولیٰ پسندیدہ ہوگی لیکن بیعت کا پسندیدہ ہونا اصالۃً. بغیر اس کے کہ بیعت کرنے والے پسندیدہ لوگ ہوں جیسا کہ شیعہ گمان کرتے ہیں فہم سے بالکل بعید بات ہے. جو اسالیب کلام سے ذرا واقفیت رکھتا ہے اس سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں. اور جب حق تک ان کی رسائی نہ ہو سکی تو انھوں نے اپنی خطا کا نام تدقیق رکھ لیا. لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ وہ جماعت جس سے حق سبحانہ راضی ہو گیا ہو ان کے اندرونی اور چھپے حالات سے واقف ہو ان پر سکینہ اور طمانیت اتار چکا ہو جیسا کہ فرمایا " پس جانا ان کے دل کی چیز کو پس نازل کی سکینہ ان پر " اور نیز اس جماعت کو آنسرورؐ نے جنت کی خوشخبری سنادی ہو وہ جماعت لامحالہ خاتمہ کی برائی اور اور نقض عہد و بیعت سے محفوظ و مامون ہو گی.

اس کے علاوہ اگر آیت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کے فعل خاص بیعت سے ہو جیسا کہ شیعہ کو دھوکا لگا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہ ان کی بیعت سے راضی ہوا اور ان کے اس فعل کو مستحسن سمجھا تو وہ جماعت جو اس رضامندی کے شرف سے مشرف ہوئی پسندیدہ اور محمود العاقبہ ہوگی اور اس وقت کفار کے افعال سے راضی نہیں ہے اور اسی طرح اس جماعت کے افعال سے بھی راضی نہیں جو مذموم العاقبہ

Marfat.com

اند و آن اوان افعال را مستحسن ساخت اگرچه فی نفسها حسنه وصالحه
باشند و در باب اعمال صالحه ایشان میفرماید. والذین کفروا
اعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماء حتی اذا جاءه
لم یجده شیئا و در جای دیگر میفرماید ومن یرتدد منکم عن
دینه فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا
والآخرة پس فعلیکه در آخرت کار نیاید و ناچیز شود رضای حق
سبحانه و تعالی ازان فعل هیچ معنی ندارد چه رضائی نهایت مرتبه
قبول است ورد و قبول خداوندی باعتبار مآل است انما
العبرة للخواتیم. جمهور و نص از حضرت پیغمبر صلی الله علیه وآله
وسلم از برای خلافت امیر المومنین علی رضی الله عنه ثابت نشده
است بلکه دلیل از امتناع ورود آن که اگر ورود می یافت تواتر
منقول می شد. لانه مما یتوفر له الدواعی علی نقله کقتل الخطیب
علی المنبر نیز حضرت امیر باین نص احتجاج میکرد و ابوبکر رض را از خلافت
منع می ساخت چنانکه ابوبکر رض انصار را از امامت منع می کرد بخبر
الائمة من قریش و انصار قبول کردند و ترک امامت نمودند قال
شارح التجرید کیف یزعم من له ادنی مسکة ان اصحاب
رسول الله علیه وآله وسلم مع انهم بذلوا انفسهم و منعوا
ذخائرهم وقتلوا اقاربهم وعشائرهم فی نصرة رسول الله
صلی الله علیه وسلم واقامة شریعة وانقیاد امره واتباع
طریقه انهم خالفوه قبل ان یدفنوه مع هذه النصوص
القطعیة الظاهرة الدلالة النصوص علی المراد بل ههنا امارات

Marfat.com

اور وہ افعال حسنہ اور صالح
ہے اگرچہ پسندیدہ افعال اس سے سرزد ہوں
ہوں چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے اعمال کے بارے میں ارشاد باری ہے" اور وہ لوگ
جو کافر ہیں ان کے اعمال سراب (دھوکے) کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں
ہو پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے اس کو
کچھ نہیں پاتا۔ یا دوسری جگہ فرماتا ہے" اور جو تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے
پس وہ مرجائے کافر ہو کر وہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع
ہو گئے ہیں۔ لہٰذا وہ فعل جو آخرت میں کام میں نہ آوے اور وہاں ناچیز ہو جائے
اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ رضا قبولیت کے آخری
درجہ سے عبارت ہے اور اللہ تعالے کا کسی چیز کو رد کرنا یا قبول کرنا باعتبار
مآل اور نتیجہ کے ہے کیونکہ دارومدار خاتموں پر ہوتا ہے اور خلافت امیرالمومنین
علیؓ کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام سے کسی نص کا وارد ہونا ثابت نہیں ہوا
بلکہ امتناع ورود پر دلیل قائم ہے کیونکہ اگر نص وارد ہوتی تو متواتر نقل
ہوتی کہ اس کے دواعی (اسباب) بہت ہیں مثلاً اگر کسی خطیب کا منبر پر قتل
ہو جائے تو وہ مشہور اور متواتر ہوتا ہے۔ نیز حضرت امیرؓ اس نص کو دلیل
میں پیش کرتے اور ابوبکرؓ کو خلافت سے روک دیتے۔ جس طرح ابوبکرؓ نے انصار
کو خلافت سے روک دیا اور حدیث" امام قریش میں سے ہوں گے" پیش کی
انصار نے اس کو قبول کیا اور امامت سے دست کش ہو گئے۔ شارح تجرید
نے کہا جس کو دین سے ذرا سا بھی لگاؤ ہو وہ کیسے ایسا گمان کرے کہ صحابہ
کرام جنہوں نے آنحضرتؐ کی نصرت کی خاطر شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے
اور آنجناب کی تعمیل حکم اور اتباع طریقہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں،
اپنا مال و دولت لٹا ڈالا، اپنے عزیز و اقارب اور کنبے والوں کو قتل کیا،

Marfat.com

وروایات ربما یفید باجتماعها القطع بعدم مثل النصوص وهو انها لم یثبت ممن یوثق به من المحدثین مع شدة تعصبهم لامیرالمومنین ونقلهم الاحادیث الکثیرة فی مناقبه وکمالاته فی امرالدنیا ولم ینقل فی خطبه ورسائله ومفاخراته ومخاصماته وعند تاخره عن البیعة وجعل امرالخلافة شوری بین ستة نفر ودخل علیؓ فی الشوری وقال عباسؓ لعلیؓ امدد یدک حتی یقول الناس هذا عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تابع ابن عمہ ولا یختلف منک اثنان وقال ابوبکرؓ لیت انی سالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن هذا الامر فمن هو کنا لا ننازعه وعلیؓ باحث معاویه ببیعة الناس له لا بنص من النبی صلے اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم۔

ونهی ظاهر از آزار فاطمه علیها الرضوان که در حدیث وارد گشته است مطلق بهر وجه مراد نخواهد بود زیراکه آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنها در بعض اوقات از حضرت علیؓ آزار داشته چنانکه در اخبار و آثار آمده و نیز حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض ازواج خود را فرموده لا تؤذینی فی عائشةؓ فان الوحی لا یأتینی و انا فی ثوب امرأة الا عائشة. پس آزار عائشهؓ را آزار خود فرموده و شک نیست که حضرت صدیقه رضی اللہ عنها از حضرت امیر آزار داشته، پس گوئیم تواند بود ایذائی که در احادیث نهی از آن وارد گشته است مخصوص باشد بایذائی که از هوای نفسانی و ارادهٔ شیطانی بوده باشد و آزاری که از اظهار کلمهٔ حق بمطابق حدیث و نص است

Marfat.com

وہ آنجناب کو دفن کرنے سے پہلے آپکی مخالفت کر بیٹھیں پھر جبکہ مقصود پر نصوص قطعیہ ظاہر الدلالت موجود نہوں بلکہ اس جگہ اشارات اور روایات اور یہی ہیں کہ بہت دفعہ ان کے جمع ہونے سے علم قطعی ہوتا ہے جبکہ وہ ان نصوص قطعیہ کے مثل نہوں اور وہ یہ کہ وہ نصوص قطعیہ در جہ امامت حضرت علیؓ کے متعلق ہیں، محدثین میں سے کسی ثقہ شخص سے ثابت نہیں ہیں باوجودیکہ ان کو امیر المومنین سے شدید محبت ہے اور انھوں نے بہت سی وہ احادیث نقل کی ہیں جو آپ کے مناقب اور امور دنیا و آخرت میں آپ کے کمالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ نیز آپ کے خطبوں رسائل فخر و مباہات کے کلاموں مخاصمات میں اور اس اس وقت کہ لوگ آپ کی بیعت سے مڑ کے ان کی نقل ثابت نہیں بلکہ آپ نے امر خلافت کو چھ آدمیوں کے مشورہ پر موقوف رکھا اور خود حضرت علیؓ اس شوری میں داخل ہوئے۔ عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اب ہاتھ بڑھایئے میں آپ سے بیعت کروں تاکہ لوگ کہیں کہ آنحضرتؐ کے چچا نے اپنے بھتیجے سے بیعت کر لی تو آپکی بیعت سے دو آدمی بھی نہ پھر سکیں اور ابو بکرؓ نے فرمایا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر خلافت کے بارے میں دریافت کر لیتا پھر جو ہوتا اس میں ہم جھگڑا نہ کرتے۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے لوگوں کے بیعت کرنے میں مباحثہ کیا لیکن کوئی نص نبیؐ پیش نہیں کی۔

اور حضرت فاطمہؓ کی آزار رسانی سے جو بظاہر ممانعت حدیث میں وارد ہے وہ مطلق بہر وجہ مراد نہ ہوگی کیونکہ بعض وقت حضرت فاطمہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل ہوگئیں چنانچہ احادیث واخبار اس پر دال ہیں نیز حضرت پیغمبر علیہ السلام نے بعض ازواج سے فرمایا مجھکو عائشہؓ کے

Marfat.com

حاصل شود ممنوع و منہی عنہ نباشد و معلوم است کہ باعث آزار
آنحضرت زہرا علیہا الرضوان از صدیق اکبرؓ بواسطہ منع ارث
فدک بودہ و صدیق در منع آن متمسک بحدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ
والسلام بودہ کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ
نہ تابع ہوائے نفسانی پس داخل وعید نباشد اگر کسی گوید کہ
کہ چون صدیق علیہ الرضوان متمسک بحدیث بودہ و حکمی کہ از آں
سرور علیہ السلام شنیدہ بود نقل کردہ و حضرت زہرا علیہا الرضوان
چرا بد غضب شدہ و آزار کشیدہ کہ آں آزار فی الحقیقت
آزار آں سرور بودہ و ہو منہی عنہ در جواب گوئیم کہ ایں غضب و
آزار اختیاری و قصدی نبودہ بلکہ بمقتضائے طبع بشری و جبلت
عنصری بودہ کہ داخل تحت قدرت و اختیار نیست و نہی و منع
باآں تعلق ندارد فافہم۔

قال علماء ما وراء النہر اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ را صاحب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خواندہ و صاحب پیغمبر قابل ذم و لعن نیست
شیعہ در جواب بطریق منع گفتند کہ آیہ قال لصاحبہ وہو یحاورہ اکفرت
دال است بر اینکہ مصاحبت درمیان مسلم و کافر واقع است یا صاحبی السجن
ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار نیز مؤید مقصود است پس
حضرت یوسف علیہ السلام کہ پیغمبر است دو کس را صاحب خود خواندہ کہ بت پرست
بودند پس ظاہر شد کہ مجرد صاحب پیغمبر بودن دلیل خوبی نیست۔

اقول مثبتا للمقدمۃ الممنوعۃ کہ مصاحبت بشرط مناسبت
البتہ مؤثر است و انکار تاثیر آں مصادم بداہت و معارض عرف وملو

Marfat.com

بارہ میں ایذا نہ دو کیونکہ وحی مجھ پر سوائے عائشہؓ کے کسی کے لحاف میں نہیں آتی۔ لہذا آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کے آزار و آزردگی کو اپنا آزار قرار دیا ہے اور شک نہیں کہ حضرت عائشہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل تھیں لہذا ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں جس ایذا رسانی کی ممانعت ہے ہو سکتا ہے کہ وہ خواہش نفسانی کے ساتھ مخصوص ہو اور ارادہ شیطان کے ساتھ مشروط ہو اور وہ آزار و آزردگی جو کلمہ حق کے اظہار سے واقع ہو جو مطابق حدیث و نفس ہو تو وہ ممنوع نہ ہو پھر اس کا بھی سب کو علم ہے کہ فاطمہؓ کی آزردگی حضرت صدیق اکبرؓ سے بدین باعث تھی کہ آپ نے فدک سے ارث کو روک دیا تھا اور حضرت صدیق اکبرؓ اس ممانعت میں حدیث نبوی سے حجت لاتے تھے کہ آنجناب نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہم ورثہ نہیں چھوڑتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آپ خواہش نفسانی کے تابع نہ تھے لہذا آپ وعید میں داخل نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی کہے کہ جب حضرت صدیقؓ حدیث سے حجت لائے اور آپ نے آنحضرتؐ کا دیا ہوا حکم نقل کیا تو حضرت فاطمہؓ کیوں غضہ ہوئیں کیوں آزردہ خاطر ہوئیں کہ آپکی آزردگی آنحضرت کی آزردگی تھی جس سے ممانعت ہے اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ کا غضہ اور آپکی آزردگی باختیار و قصد نہ تھی بلکہ بتقاضائے بشری جبلت عنصری اور بشریت کے تقاضے اختیار و قصد سے باہر ہیں اور ممانعت اور نہی ان کو شامل نہیں۔

علماء ما وراء النہر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ابوبکرؓ کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کا صاحب قرار دیا ہے، لہذا آپ مستحق ملامت و ذم نہیں ٹھیر سکتے۔ شیعہ اس کے جواب میں بطریق منع کہتے ہیں کہ آیت میں اس نے لفظ صاحب ہے اور وہ جواب و سوال کر رہا تھا کہ تو نے کفر کیا دلالت کرتی ہے کہ مسلم اور کافر میں مصاحبت ہو سکتی ہے اور آیت " اے میرے قیدخانہ کے صاحبو کیا مختلف رب بہتر ہیں یا اللہ واحد القہار " بھی اسی معاملہ کی تائید کرتی ہے۔ گویا حضرت یوسفؑ جو پیغمبر ہیں دونوں آدمیوں

Marfat.com

است۔ ہر کہ او ز آثار صحبت منکر است
جہل او برما مقرر می شود

و چون درمیان مسلم و کافر مناسبت متحقق نبود از قبول تاثیر صحبت یکسر محروم مانند۔ و آنکہ منقول است کہ آن دو بت پرست از برکت صحبت حضرت یوسف علیہ السلام مسلمان شدند و از کیش مشرکان بیزار گشتند، پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ باوجود مناسبت تام از سعادت صحبت آن حضرت علیہ الصلاۃ والسلام چرا مستعد نشود و از کمال و معارف او چون محروم ماند و حال آنکہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام میفرماید ما صب اللہ شیئاً فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر ہر چند مناسبت بیشتر فوائد صحبت افزوں تر لہذا حضرت صدیق رض از جمیع اصحاب افضل گشت و ہیچ یکی از آنہا بمرتبہ او نرسید چہ مناسبت باآں سرور از ہمہ بیشتر داشت قال علیہ السلام ما فضل ابوبکر بکثرۃ الصلوٰۃ ولا بکثرۃ الصیام ولکن بشیء وقر فی قلبہ۔ علما گفتہ اند کہ آن شی حب پیغمبر است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والفناء فیہ پس انصاف باید کرد کہ چنیں محبوب پیغمبر چون قابل ذم و لعن باشد۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون الا کذبا۔

قال علماء ماوراء النہر کہ حضرت امیر باوجود کمال شجاعت در وقت بیعت مردم با خلفاے ثلثہ بودند و منع نفرمودند و خود نیز متابعت فرمودند و ایں نیز دلیل حقیت بیعت است و گرنہ قدح آنحضرت ع لازم آید۔

Marfat.com

کو اپنا صاحب کہتے ہیں جو بت پرست تھے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ پیغمبر کا صرف صاحب ہونا خوبی کی نشانی نہیں۔ جس کے نصیب میں فلاح و بہبود نہ تھی اس کو نبی کا چہرہ دیکھنا سود مند نہ ہوا۔

ہم مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مصاحبت بشرطا مناسبت بلاشبہ موثر ہے۔ اور اس کی تاثیر کا انکار کرنا بلاہت کو ٹھکرانا ہے اور عرف و عادت سے مقابلہ کرنا ہے چنانچہ ایک بزرگ کیا خوب کہتے ہیں۔ جو صحبت کے آثار کا منکر ہے اس کی جہالت ہمارے نزدیک ثابت ہے۔ اب چونکہ مسلم و کافر میں مناسبت نہ تھی ایک دوسرے کی صحبت کا اثر لینے سے محروم رہ گئے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ وہ دو بت پرست حضرت یوسفؑ کی صحبت کی برکت سے مسلمان ہو کر مشرکین کی عادات سے بیزار ہو گئے تو حضرت صدیقؓ پوری مناسبت رکھنے کے باوجود آنحضرتؐ کی صحبت باسعادت سے کیوں سعادت اندوز نہ ہوں اور آنجناب کے کمال و معارف سے کس طرح محروم ہوں چنانچہ آنسرورؐ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے سینہ میں جو بھی چیز ڈالی وہ میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دی ظاہر ہے جس قدر مناسبت زیادہ اسی قدر فائدہ صحبت زیادہ لہذا اس طرح حضرت صدیقؓ تمام صحابہ سے افضل ٹھہرے اور صحابہ میں سے کوئی بھی آپ کے درجہ تک نہ پہنچ سکا۔ یہ اسی لیے کہ آپکو آنحضرتؐ سے سب سے زیادہ مناسبت تھی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو کثرت نماز و روزہ سے فضیلت نہیں دی گئی بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو ان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ وہ چیز محبت اور فنا فی حب رسولؐ ہے پس انصاف کو سامنے رکھتے ہوئے پیغمبرؐ کے ایسے ساتھی کو کس طرح قابل ذم و طعن قرار دیا جائے۔ ان کے مونہوں سے

Marfat.com

شیعہ در جواب بطریق نقض گفتند و بالزام مشترک رواں کردند
و ممکن توجیہ بطریق منع الخ کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی المناظرۃ
و نمودند کہ قبل ازانکہ حضرت امیر از تجہیز و تکفین فارغ شدند خلفائے
ثلثہ در ثقیفہ بنی ساعدہ اکثر اصحاب را جمع کردہ برائے ابی بکر رض بیعت
گرفتند و ازاں حضرت بعد از اطلاع برائے قلت اتباع و بیم ہلاک
اہل حق یا باعث دیگر مباشر حرب نہ شدند و ایں دلالت بر حقیت
بیعت نمیکند چہ حضرت امیر با کمال شجاعت در ملازمت حضرت
پیغمبر بود پیغمبر با حضرت امیر و سائر صحابہ با کفار قریش جنگ نہ کردہ
از مکہ معظمہ مہاجرت نمودند و بعد از مدتی کہ متوجہ مکہ شدند
در حدیبیہ صلح نمودند و مراجعت فرمودند پس ہر وجہیکہ برائے
جنگ نہ کردن حضرت پیغمبر و حضرت امیر و سائر صحابہ گنجد برائے
جنگ نکردن حضرت امیر تنہا می گنجد مع شئی زائد چہ ظاہر است
کہ حقیت کفار قریش اصلا متصور نیست ۔ و نزد اہل تحقیق
ایں نقض در بالا نیز جاری است چہ فرعون در دعوی خدائی چہار
صد سال بر مسند سلطنت بودہ و ہر یک از شداد و نمرود و غیر ہما
نیز سالہا دریں دعوی باطل بودند و حضرت اللہ تعالی با کمال
قدرت ایشاں را ہلاک نکردہ پس ہرگاہ در مادۂ حق سبحانہ
تاخیر در دفع خصم گنجد در مادۂ بندہ تنہا بطریق اولی می گنجد ۔ و
آنچہ فرمود کہ حضرت امیر با ایشاں بیعت کردند وقوع آن بلا
اکراہ و تقیہ ممنوع است ۔

اقول فی حل الاشکال واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال

Marfat.com

بہت بڑی بات نکلتی ہے۔ یہ لوگ جھوٹ کے سوا کچھ منہ سے نہیں نکالتے۔
علماء ماوراء النہر نے فرمایا کہ حضرت امیر باوجود انتہائی بہادر ہونے کے جب خلفاء ثلثہ سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے منع نہیں فرمایا بلکہ خود بھی متابعت میں حصہ لیا لہذا یہ بات بھی بیعت کے حق ہونے پر کھلی دلیل ہے ورنہ حضرت علی رضی کی شان میں فرق آتا ہے۔
شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق نقض کہا اور الزام مشترک جاری کیا لیکن اسکی بھی توجیہ بطریق منع ہو سکتی ہے جس کو مناظرہ کے فن سے ذرا سا مذاق ہے اس کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے۔ شیعہ نے اس طرح کہا کہ پہلے اس کے کہ حضرت امیر رضی آنحضرت کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوں خلفائے ثلثہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں اکثر صحابہ کو جمع کیا اور ابوبکر رضی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اب جب علی رضی نے اس بات کی خبر پائی تو متبعین کی کمی اور اہل حق کی بلاوجہ خونریزی سے ڈر گیا کسی اور امر کی بنا پر مزاحمت پر آمادہ نہ ہوئے تو یہ حقیقت ابوبکر رضی کی خلافت کے حق ہونے کو نہیں بتاتی دیکھیے حضرت امیر باوجود اس کے کہ بڑے بہادر تھے اور حضرت پیغمبر کی خدمت میں حاضر اور آپ کے علاوہ تمام صحابہ بھی آنجناب کی ہمراہی میں موجود لیکن پھر بھی کفار قریش سے جنگ کے بغیر مکہ معظمہ سے آنجناب نے ہجرت فرمائی پھر ایک مدت بعد جب واپس مکہ کی طرف پھرے تو حدیبیہ میں پہنچکر صلح کی اور لوٹ کر چلے گئے لہذا جو سبب آنحضرت اور حضرت امیر اور صحابہ کا کفار قریش سے جنگ نہ کرنے کا ہو سکتا ہے وہی سبب حضرت امیر کے جنگ نہ کرنے کا ہو سکتا ہے۔ بلکہ مزید برآں کفار قریش کی بہادری کا وجود ہی نہ تھا گر حضرت امیر کے مقابلہ کے لوگ تو پھر بھی کچھ بہادری رکھتے تھے (تو ان کے خلاف حضرت امیر کیسے اٹھتے) اہل تحقیق جانتے ہیں کہ یہ نقض اگر اوپر بھی جاتا ہے اسی

Marfat.com

کہ علماے ماوراء النہر مجموع تاخیر حرب حضرت امیر بحضرت ابی بکر رضؓ
ومتابعت او بصدیق رضؓ دال بر حقیت خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ
ساختہ اند وشک نیست کہ آن منتقض نمی شود بتاخیر حرب حضرت
پیغمبر علیہ السلام باکفار قریش وبتاخیر اہلاک اللہ تعالے فرعون
وشداد ونمرود را چہ شق ثانی از دلیل در ینجا اصلا متحقق نیست
بلکہ نقیض آن ثابت است زیرا کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
وبارک وحضرت اللہ تعالے اغیر از مذمت وتشنیع ایشاں
نفرمودہ وجز ببدی یاد نکردہ اند فاین ھذا من ذٰلك
وچون شیعہ در بیعت امیر بصدیق رضؓ مجال انکار نداشتند کہ این
خبر بحد تواتر رسیدہ وانکار آں مصادم بدیہہ عقل بود بضرورت
باکراہ وتقیہ قائل گشتند ودر ابطال خلافت صدیق رضؓ بہتر
ازین مجال سخن نیافتند ومخلصی از براے خود ازین نتوانستند
پیدا کرد.

فاقول فی بیان حقیقۃ خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالے
عنہ ورفع احتمال الاکراہ والتقیۃ کہ اصحاب کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم بعد رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
وبارک پیش از دفن بنصب امام مشغول گشتند ونصب امام
را بعد از منقراض زمان نبوت واجب دیدند بل جعلوہ
اھم الواجبات زیرا کہ آنسرور علیہ السلام امر فرمودہ بود باقامت
حدود وسد ثغور وتجہیز جیوش از براے جہاد وحفظ اسلام وما
لا یتم الواجب المطلق الا بہ وکان مقدورا فھو واجب

Marfat.com

اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے) کیونکہ فرعون چار سو برس تک تخت سلطنت پر بیٹھا دعویٰ خدائی کرتا رہا اسی طرح شداد نمرود وغیرہ سالہا سال تک اس باطل دعوے میں غلطاں و پیچاں رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو باوجود اپنی کمال قدرت کے ہلاک نہیں کیا لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کے حق میں دشمن کے دفعیہ میں تاخیر اور ڈھیل کی گنجائش ہے تو بندہ کے حق میں تو لامحالہ اس کی گنجائش ہوگی۔ اور یہ جو کہا ہے کہ حضرت امیر نے خلفائے ثلاثہ سے بیعت کی تو اس کا وقوع بغیر جبر اور تقیہ کے ناقابل تسلیم ہے

(جواب) اس اشکال کے حل کے لیے ہمارا یہ کہنا ہے کہ علمائے ماوراء النہر نے ابوبکر صدیق رض کی خلافت کی حقیقت پر دونوں امور ملحوظ رکھے ہیں یعنی حضرت امیر کا حضرت ابوبکر سے دربارہ خلافت جنگ نہ کرنا اور ساتھ ساتھ ان کی متابعت و بیعت میں حصہ لینا لہٰذا اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں کوئی نقض وارد نہیں ہوتا نہ اس میں قباحت کہ حضرت پیغمبر نے کفار قریش سے جنگ کرنے میں تاخیر کیوں فرمائی نہ اس میں کوئی خرابی کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون شداد نمرود کو ہلاک کرنے میں درنگ کیوں فرمائی۔ کیونکہ یہاں دوسری صورت کا سرے سے وجود ہی نہیں بلکہ اس کا نقیض موجود ہے ظاہر ہے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کفار کی برائی و مذمت ہی فرمائی اور ان کو بغیر برائی کے کبھی یاد نہیں کیا تو کہاں یہ معاملہ اور کہاں وہ (یعنی حضرت امیر نے تو صدیق رض کی تعریف فرمائی اور ان سے بیعت لی) پھر حضرت امیر کی بیعت حضرت ابوبکر سے چونکہ بطریق تواتر نقل ہوئی ہے اور اس سے انکار گویا بدیہیت کا انکار ہے اس لیے جب شیعہ کو اس سے انکار کا موقع نہ مل سکا تو مجبوراً اکراہ اور تقیہ کے قول سے آ پکڑی اور حضرت صدیق رض کی خلافت کے بطلان کے لیے اس سے بہتر لب کشائی کا کوئی راستہ ان کو نہ سوجھا جب اپنی خلاصی کا صرف یہ ایک ہی راستہ رہ گیا تو ہم بھی اکراہ و تقیہ کے احتمال کو باطل کرنے اور خلافت حضرت

Marfat.com

لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ گفت ایہا الناس من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات و من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت فلابد لھذا الامر من یقوم بہ فانظروا وھاتوا اراءکم فقالوا صدقت ۔ پس اول حضرت عمرؓ بصدیقؓ بیعت کرد بعد ازاں جمیع اصحاب از مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالے عنہم بیعت کردند و بعد از بیعت ایشان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بر منبر برآمد و بجانب قوم ملاحظہ نمود زبیرؓ را نیافت فرمود کہ حاضر سازند چون حاضر گشت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ فرمود کہ میخواہی کہ اجماع مسلمانان را بشکنی زبیرؓ گفت لا تثریب یا خلیفہ رسول اللہ پس بصدیقؓ بیعت کرد باز حضرت صدیق رضی اللہ عنہ در قوم ملاحظہ فرمود حضرت امیرؓ را نیافت فرمود کہ طلبند چون حاضر شد صدیق گفت کہ میخواہی کہ باجماع مسلمانان شکست آری گفت لا تثریب یا خلیفہ رسول اللہ فبایعہ حضرت امیر و زبیر از برائی تاخیر بیعت خود عذر گفتند کہ ما غضبنا الا لنا خیرنا عن المشورۃ و انا نری ابابکر احق الناس بھا انہ صاحب الغار و انا نعرف شرفہ وخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالصلوۃ بین الناس وھوحی ۔ قال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ بایع الناس علی خلافۃ ابی بکر و ذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

صدیق رضؓ کو حق بتانے کے لیے کہتے ہیں کہ اصحاب کرام وفات آنحضرتؐ کے بعد اور دفن سے پہلے انتخاب امام کے مسئلے میں لگ گئے، اور امام کے تقرر کو انھوں نے ختم زمانہ نبوت کے بعد واجب بلکہ اہم الواجبات جانا کیونکہ آنسرورؐ فرما چکے تھے کہ حدود قائم کی جائیں سرحدات پر حفاظتی امور عمل میں لائے جائیں جہاد و حفاظت اسلام کے لیے فوجوں کو تیار کیا جائے تو یہ احکام واجب ہوئے اور ان کو سرانجام کرنا بغیر امام کے ممکن نہیں لہذا جس چیز کے بغیر واجب کا وجود نہ ہو سکے، اور وہ دائرہ قدرت میں بھی ہو تو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے پس انتخاب امام بھی واجب ہوا۔ لہذا حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اے لوگو جو شخص محمدؐ کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمدؐ وفات فرما گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، نہیں مرے گا، پس اس خلافت کا کوئی ذمہ دار مہیا ہونا چاہیے، اور اب تم اس پر غور کرو اور اپنی رائے پیش کرو سب نے کہا آپؐ صحیح فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے حضرت صدیقؓ سے بیعت کی بعد میں تمام مہاجر و انصار نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا بیعت لینے سے فراغت کے بعد حضرت ابو بکرؓ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حاضرین پر نظر ڈالی حضرت زبیرؓ کو ان میں نہ پا کر آپ نے ان کو طلب فرمایا جب زبیرؓ موجود ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ زبیرؓ کیا تم اجماع مسلمین کو توڑنا چاہتے ہو انھوں نے جواب دیا، یا خلیفہ رسول اللہ ہرگز نہیں بعد پھر خود حضرت صدیقؓ سے بیعت کی حضرت صدیقؓ نے پھر حاضرین پر نظر ڈالی تو حضرت امیرؓ کو نہ پایا آپ نے ان کو بھی طلب فرمایا جب حضرت امیرؓ آ گئے تو حضرت صدیقؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ اجماع امت توڑنا چاہتے ہیں انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اے خلیفہؐ رسولؐ ہرگز نہیں پھر خود بھی بیعت کی،

Marfat.com

علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیرا
من ابی بکر فولوہ رقابهم۔ والیضاً اجماع امت
بر حقیت خلافت یکی از ابی بکرؓ و علیؓ و عباسؓ
واقع شدہ بود و علیؓ و عباسؓ باابوبکر منازعت
نہ کردند بلکہ بیعت کردند، پس اجماع بر امامت
ابی بکرؓ بتمام شد چہ اگر ابوبکر بحق نمی بود علیؓ و عباسؓ
باو منازعت میکردند چنانچہ علی بمعاویہ منازعت کرد
باوجود شوکت از معاویہ طلب حق کرد
تا آنکہ خلق کثیر را بکشتن داد مع
ان ذا الطلب اذ ذاک اشد و فی اول الامر اسهل لکون
عهدهم بالنبی اقرب وهمهم فی تنفیذ احکامہ ارعب
وایضا عباسؓ از امیر طلب بیعت کرد۔ امیر قبول نکرد اگر حق جانب
او میدید قبول میکرد و حال آنکہ زبیر با کمال شجاعت باوجود بنو هاشم
وجمعی کثیر باو متفق بودند۔ واجماع کافی است از برای حقیت
خلافت ابی بکرؓ اگرچہ نص بر خلافت او وارد نشدہ کما قال الجمهور العلماء
بلکہ اجماع اقوی است از نصوص غیر متواترہ چہ مدلول اجماع
قطعی است و مدلول آن نصوص ظنی با آنکہ گوئیم کہ نصوص ہم وارد
گشتہ اند از برای حقیت خلافت کما ذکرہ المحققون من
المحدثین والمفسرین یعنی قول الجمهور من علماء
اهل السنة علی ما ذکرہ بعض المحققین انہ علیہ السلام
لم ینص علیها لانہ علیہ السلام لم یامر بها لاحد بما ذکرنا

Marfat.com

اب حضرات امیرؓ و زبیرؓ نے تاخیر بیعت کا عذر بدیں الفاظ ظاہر فرمایا " ہمیں صدمہ صرف یوں ہے کہ ہم مشورہ سے پیچھے رہے ورنہ ہم ابوبکرؓ کو تمام لوگوں میں زیادہ حقدار خلافت جانتے ہیں کیونکہ وہ آنحضرتؐ کے غار کے ساتھی ہیں اور ہم ان کے شرف و بزرگی کے قائل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ان کو نماز کے لیے سب لوگوں میں منتخب فرمایا۔ شافعیؒ نے فرمایا کہ سب لوگوں نے باتفاق خلافت ابوبکرؓ منظور کی کیونکہ وہی سب میں فضیلت و مرتبہ والے تھے اور جب روئے زمین پر انھوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر کسی کو بھلا نہیں پایا تو بلاچون وچرا سب نے ان کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا۔ پھر یہ بھی ہے کہ اجماع امت ابوبکرؓ و علیؓ و عباسؓ میں سے کسی ایک پر ہوا تھا ان میں سے جب علی اور عباسؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے جھگڑا نہیں کیا بلکہ خود بھی بیعت کر لی تو گویا اب اجماع امت امامت ابوبکرؓ پر خود بخود قائم ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اگر ابوبکرؓ حقدار امامت نہ ہوتے تو علیؓ و عباسؓ ان سے نزاع کرتے چنانچہ علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے نزاع کیا اگرچہ اس وقت معاویہؓ شوکت و شان کے مالک تھے مگر پھر بھی آپ نے حضرت معاویہؓ سے اپنا حق طلب فرمایا حتی کہ بڑی خونریزی تک نوبت آئی حالانکہ اس وقت طلب حق کرنا زیادہ دشوار تھا بہ نسبت پہلے موقعہ کے (یعنی ابتدار خلافت میں) کیونکہ اس وقت نبیؐ سے زمانہ قریب تر تھا اور آپ کے احکام کے نفاذ کی طرف لوگوں کو رغبت بھی جیتر تھی اور یہ بات بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ حضرت عباسؓ نے حضرت امیرؓ سے بیعت طلب کی حضرت امیرؓ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اگر علیؓ حضرت عباسؓ کی رائے کو حق جانتے تو ان کی فرمائش کو کبھی نہ ٹالتے۔ اور حال یہ تھا کہ حضرت زبیرؓ جیسے شجاع کامل آپ کے ساتھ تھے اور بنی ہاشم اور ایک

Marfat.com

ظهر حقیۃ خلافۃ الصدیق وبطل احتمال الاکراہ والتقیۃ
تقیہ آن زمان احتمال داشت کہ اہل آن عصر تابع حق نمی
بودند وبسعادت خیر القرون قرنی مستعد نمی گشتند۔ قال
ابن الصلاح والمنذری الصحابۃ کلہم عدول قال ابن
الحزم الصحابۃ کلہم من اہل الجنۃ قطعاً قال سبحانہ
تعالیٰ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل
اولئک اعظم درجۃً من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا
وکلاً وعد اللہ الحسنیٰ لانہم المخاطبون فثبت لہم الحسنیٰ
وہی الجنۃ۔ وکلا یتوہم ان التقیید بالانفاق والقتال فیہا
یخرج من لا یتصف بذلک منہم لان تلک القیود خرجت
مخرج الغالب فلا مفہوم لہا علی ان المراد من اتصف بذلک و
لو بالقوۃ والعزم۔ وایضاً اکراہ و تقیہ مستلزم نقص آن حضرت است
کرم اللہ سبحانہ وجہہ زیراکہ در اکراہ ترک عزیمت است و در تقیہ
کتمان حق کہ منہی عنہ است ہرگاہ مومن عامی بہا امکن بترک
اولی راضی نشود و مرتکب منہی عنہ نگردد فکیف اسد اللہ
و زوج بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ
در شجاعت وصفدری بی نظیر بود مرتکب چندین امور
ناشائستہ گردد وایشان از کمال جہالت و فرط ضلالت قدح
آں حضرت را مدح گمان کردہ اند و نقصان او را کمال
دانستہ افمن زین لہ سوء عملہ فراٰہ حسناً

و قول علما ما وراء النہر چوں شیعہ سب ولعن حضرات

Marfat.com

جماعت کثیر ۔ ان کے ساتھ متفق تھی۔ اور خلافت ابی بکرؓ کی حقیقت کے ثبوت کے لیے اجماع کافی گو نص اس سلسلہ میں وارد نہیں جیسا کہ جمہور علماء کا قول ہے بلکہ اجماع نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے کیونکہ اجماع کی دلالت قطعی ہے اور نصوص کی دلالت ظنی یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقیقت خلافت ابو بکرؓ پر نصوص بھی وارد ہیں جیسا کہ اہل تحقیق محدثین و مفسرین کا مسلک ہے پس جمہور علماء اہل سنت کے قول کا مطلب ان بعض محققین کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے نص نہیں فرمائی یعنی اس کا حکم کسی کو نہیں دیا، پس ان مذکورہ دلائل سے حضرت صدیقؓ کی خلافت کا حق پر ہونا ثابت ہوگیا اور اکراہ اور تقیہ کا احتمال باطل ہوگیا۔ پھر تقیہ کا احتمال تو اس وقت نکل سکتا ہے کہ اہل زمانہ حق کے پیرو نہ ہوں اور خیر القرون قرنی کی سعادت سے مشرف نہوں لیکن یہاں معاملہ اس کے خلاف ہے، چنانچہ ابن صلاح اور منذری نے کہا کہ صحابہ سب کے سب عادل و ثقہ ہیں ابن حزم نے کہا کہ صحابہ کل قطعی جنتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ نے دین کی نصرت میں اپنا مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے بڑا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے" جب اس سے خطاب انہی صحابہ کو ہے، تو ان کے لیے حسنیٰ (جنت) کا ثبوت ملا۔ پھر یہاں یہ وہم پیدا نہ ہو کہ خرچ و جہاد کی قید اس فرمان سے ان صحابہ کو نکالتی ہے جن سے یہ دونوں امر صادر نہیں ہوئے کیونکہ یہ قیدیں بطور غالب احوال کے لگی ہیں لہٰذا ان کے لیے مفہوم مخالف نہیں علاوہ اس کے انفاق و قتال سے مراد بالارادہ و بالقوہ انفاق و قتال بھی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ نہیں سوچتے کہ اکراہ و تقیہ کا احتمال تو حضرت امیرؓ کی ذات اقدس میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ

Marfat.com

شیخین و ذی النورین و بعضی از ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ کفر است تجویز کنند بر بادشاہ اسلام بلکہ بر سائر اکام بنا بر امر ملک علام قتل و قمع آنہا اعلاءً لدین الحق واجب و لازم است و تخریب ابنیہ و اخذ اموال و امتعہ ایشان جائز۔

شیعہ در جواب بطریق منع گفتہ اند کہ شارح عقائد نسفی در نیکہ سب شیخین کفر باشد اشکال کردہ و صاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلامی شمردہ و صاحب مواقف ہم برین رفتہ و نزد امام محمد غزالی سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ را اہل قبلہ را کافر نمیداند۔ پس انچہ این حضرات در تکفیر شیعہ گفتہ نہ موافق بسبیل مومنان است و نہ مطابق حدیث و قرآن۔

اقول منبتاً للمقدمہ الممنوعہ کہ سب شیخین کفر است و احادیث صحیحہ بران دال است منہا ما اخرج المحاملی و الطبرانی و الحاکم عن عویم بن ساعدہ انہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بارک قال ان اللہ تعالیٰ اختارنی و اختار لی اصحابا فجعل منہم وزراء و انصاراً و اصہاراً فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً وکما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم و بارک قال سیأتی من بعدی قوم یقال لہم الرفضۃ فان ادرکتم فاقتلوہم

Marfat.com

اکراہ کی صورت میں ترک افضیلت ہے اور تقیہ کی شکل میں حق پوشی ہے اور یہ دونوں ممنوع ہیں۔ جب عام مومن حتی الامکان بہتر چیز کے چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے اور ممنوع بات کا ارتکاب نہیں کرتے تو کس طرح شیر خدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر، شجاعت و بہادری میں بے نظیر ایسے ناشائستہ امور کے مرتکب ہوں اور یہ شیعہ انتہائی جہالت و گمراہی کے باعث نقص آنحضرتؓ کو تعریف گمان کرتے ہیں اور آپکی کمزوری کو آپ کا کمال جانتے ہیں۔ کیا جکو برے اعمال اچھے کرکے دکھائے جائیں اور وہ ان کو واقعی اچھا سمجھنے لگے۔ علمائے ماوراء النہر نے فرمایا کہ جب شیعہ حضرات شیخین ذی النورین اور ازواج مطہرات کو گالی دیتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں تو بروئے شرع کافر ہوئے لہذا بادشاہ اسلام اور نیز عام لوگوں پر بحکم خداوندی اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر واجب و لازم ہے کہ ان کو قتل کریں ان کا قلع قمع کریں ان کے مکانات کو برباد و ویران کریں ان کے مال و متاع چھین لیویں یہ سب مسلمانوں کے لیے جائز و روا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق منع کہا کہ شارح عقائد نسفی نے اس امر پر کہ شیخین کو گالی دینا کفر ہے اشکال پیش کیا ہے۔ صاحب جامع اصول نے شیعہ کو اسلامی فرقوں میں شمار کیا ہے اور صاحب مواقف نے بھی یہی لکھا ہے امام محمد غزالیؒ کے نزدیک شیخین کو گالی دینا کفر نہیں اور شیخ اشعری شیعوں کو بلکہ تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے لہذا یہ حضرات جو شیعوں کو کافر کہتے ہیں نہ تو مومنین کے ساتھ ان کا خیال ملتا ہے نہ قرآن و حدیث کی رو سے یہ اپنے خیال میں حق بجانب ہیں۔

(جواب) ہم اسی رد کیے ہوئے مقدمہ کو کہ سب شیخین کفر ہے اور احادیث

Marfat.com

فانهم مشرکون قال قلت یا رسول الله ما العلامة فیهم قال یقرظونک بما لیس فیک و یطعنون علی السلف واخرجه عنه من طرق اخری بنحوه و زاد عنه و آیة ذلک انهم یسبون ابا بکرؓ و عمرؓ من سب اصحابی فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین۔ و امثال این حدیث بسیار آمده که این رساله گنجائش ذکر آنها ندارد۔ و ایضاً سب شیخین موجب بغض ایشان است و بغض ایشان کفر است۔ بخبر من ابغضهم فقد ابغضنی ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله و ایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم قال حب ابی بکرؓ و عمرؓ ایمان و بغضهما کفر۔ و اخرج عبدالله بن احمد عن انسؓ مرفوعاً انی لارجوا متی فی حبهم ما فی قول لا اله الا الله۔ و بغض ایشان را بر حب ایشان مقایسه باید کرد لانها علی طرفی نقیض۔ و نیز تکفیر مومن موجب کفر است چنانچه در حدیث صحیح وارد است من رمی رجلاً بالکفر و قال عدو الله و لیس کذلک الا کان کما قال والا رجعت علیه۔ و ما بیقین میدانیم که ابی بکرؓ و عمرؓ مومنانند و دشمنان خدا نیستند و مبشر بجنة اند پس تکفیر ایشان راجع بقائلان باشد بمقتضائے این حدیث فیحکم بکفرهم و این حدیث اگرچه خبر واحد است اما تکفیر از و معلوم میشود اگرچه جاحد او کافر نشود و قال امام عصره ابو زرعة الرازی من اجل شیوخ الاسلام اذا رایت الرجل ینقص احداً من

Marfat.com

صحیح اس پر دال ہیں ثابت کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جس کی روایت محاملی طبرانی اور حاکم عویم بن ساعدہ رض سے کرتے ہیں آنجناب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو پسند فرمایا اور میرے اصحاب کو میرے لیے بعض کو ان میں سے وزیر بنایا بعض کو مددگار اور بعض کو رشتہ دار اب جو ان کو گالی دے گا اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ نہ اس کی توبہ اور فدیہ قبول فرمائے گا نہ فرض و نوافل اس کے درجہ قبولیت کو پہنچیں گے اسی طرح دارقطنی حضرت علی رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسی قوم آئیگی جن کو رافضی کہیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (علی رض) کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی اور پہچان کیا ہے آنجناب نے فرمایا آپ کی شان میں ایسی صفات بیان کرکے بڑھائیں گے جو آپ میں نہیں ہوں گی۔ نیز سلف پر طعن کریں گے اور اسی حدیث کی روایت دوسرے طرق سے بھی کی ہے اور ایک روایت میں اس طرح زیادتی بھی ہے کہ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکر رض اور عمر رض کو گالی دیں گے اور جو میرے اصحاب کو گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اسی طرح کی بہت سی احادیث نقل ہیں۔ جو اس رسالہ میں نہیں سما سکتیں۔

نیز شیخین کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض رکھنے کا موجب ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے دلیل یہ حدیث ہے "جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھکو اذیت دی اور جس نے مجھکو اذیت دی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔ ابن عساکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رض و عمر رض کیساتھ

Marfat.com

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاعلم
انہ زندیق وذلک لان القرآن حق والرسول
حق وما جاء بہ حق وما ادی علینا ذلک کلہ
الا من الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فمن جرحہم
انما اراد ابطال الکتاب والسنۃ فیکون الجرح
بہ الصق ویحکم علیہ بالزندقۃ والضلالۃ والکذب
والعناد وقال سہل بن عبد اللہ التستری وناہیک
بہ علماً وزھداً ومعرفۃ وجلالۃ من لم یومن
باصحابہ لم یومن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسئل عبد اللہ بن المبارک وکفاک بہ جلالۃ
وعلماً ایہما افضل معاویۃ او عمر بن عبد العزیز فقال الغبار
الذی دخل انف فرس معاویۃ مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کانہ
اشار بذلک الی ان فضیلۃ صحبتہ ورویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یعدلہا شیٔ۔ وھذا فی غیر اکابر الصحابۃ
رضوان اللہ علیہم ممن لم یضم الا بمجرد رویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فما بالک فی من ضم الیہا انہ قاتل مع صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم او فی زمنہ بامرہ او نقل شیئاً من الشریعۃ
الی من بعدہ او انفق شیئاً من مالہ بسببہ فہذا
مما لا یمکن ادراک فضلہ وشک نیست کہ شیخین از اکابر صحابہ
اند بلکہ افضل ایشان پس تکفیر بلکہ تنقیص ایشان موجب کفر وزندقہ

Marfat.com

محبت ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے، عبداللہ بن احمد حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے واسطے
ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھنے میں اتنی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو امید
مجھے ان کے لا الہ الا اللہ کہنے میں ہے اب ان کے ساتھ بغض رکھنے کو ان کی محبت پر قیاس
کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ نیز مومن کو کافر ٹھہرانا کفر
کا سبب ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ جس نے کسی پر کفر کی تہمت لگائی اور
کہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا ہے تو خیر ورنہ
یہ تہمت اسی پر لوٹتی ہے۔ اور ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ مومن ہیں
اور خدا کے دشمن نہیں اور ان کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے لہذا ان کو کافر
کہنے سے کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا اور اس پر یہی حدیث دال ہے پس ان پر
کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ یہ حدیث گو خبر واحد ہے لیکن ان کی تکفیر کا حکم
اس سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ اجل شیوخ اسلام امام
عصر ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ جب تم کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی تنقیص کرتے
دیکھو تو جان لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اسلیے کہ قرآن حق ہے رسول حق ہیں اور جو آپ
لائے ہیں وہ حق ہے اور یہ سب کچھ ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہی پہنچا ہے اب ان پر جو جرح
کرتا ہے تو وہ گویا کتاب اور سنت کو رد کرتا ہے۔ لہذا جرح اسکی پر زیادہ موزوں ہے
اور اس پر زندیق گمراہ جھوٹا اور معاند ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ فرمایا سہل بن عبداللہ
تستری نے جنکا علم زہد معرفت اور جلالت شان محتاج تعارف نہیں کہ جس کو اصحاب
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوش عقیدگی نہ ہو وہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا عبداللہ بن
مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اور آپکی ذات بھی علم و جلالت شان میں محتاج بیان نہیں، کہ
معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ آپ نے کہا کہ وہ غبار جو حضرت

Marfat.com

وضلالہ باشد کما لا یخفی۔ و فی المحیط لمحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ لا یجوز الصلوٰۃ خلف الروافضۃ لانھم انکروا خلافۃ الصدیق وقد اجتمعت الصحابۃ علی خلافتہ۔ و فی الخلاصۃ من انکر خلافۃ الصدیق فانہ کافر و یکرہ الصلوٰۃ خلف صاحب ھواء او بدعۃ ولا یجوز خلف الرافضۃ ثم قال ان کل ما ھو ھوی یکفر بہ لا یجوز والا یجوز و یکرہ و کذا من انکر خلافۃ عمرؓ فی الاصح ہرگاہ انکار خلافت ایشاں کفر باشد فکیف حال من سبھم او لعنھم۔

پس ظاہرست کہ تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق طریق سلف است و آنکہ از بعضے از اہل سنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردند بر تقدیر صحت و دلالت آن بر عدم تکفیر اینہا محمول بر توجیہ و تاویل است لتطابق الاحادیث و مذہب جمہور العلماء۔ والیضاً شیعہ از سب و لعن حضرت عائشہ صدیقہؓ انکار کردہ و در بارہ آنحضرت علیہا الرضوان بسبب مخالفۃ نص طعن و تشنیع ثابعہ کردند۔ و گفتند انچہ خبث و فحش در بارہ عائشہؓ بشیعہ نسبت کردہ اند حاشا ثم حاشا اما چوں عائشہؓ مخالفت امر وقرن فی بیوتکن نمودہ ببصرہ درآمدہ و بہ حرب آنحضرتؓ اقدام نمودہ و بحکم حدیث حربك حربی حرب حضرت امیر حرب حضرت پیغامبر است صلے اللہ علیہ وسلم و محارب پیغامبر یقیناً مقبول نیست بنابریں مورد طعن گشتہ دیوشیعہ نماندکہ

معاویہ رضہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا جبکہ وہ آنجناب کے ہمرکاب تھے بہتر ہے عمر بن عبدالعزیز سے۔ گویا آپنے اس سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور آپکی رویت کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کرسکتی۔ پھر یہ ذکر انکا ہے جو اکابر صحابہ نہیں ہیں اور آپ کو صرف دیکھنے کا شرف ان کو نصیب ہے۔ پھر ذرا خیال تو کرو کہ جنہوں نے آپ کو دیکھنے کے باوجود آپکی ہمراہی میں جہاد کیا ہو یا آپ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جہاد میں شرکت کی ہو یا آپ کے بعد آنے والوں تک شریعت کی کوئی بات پہنچائی ہو یا صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا کچھ مال خرچ کیا ہو تو ایسے بزرگوں کی فضیلت تک ذہن کی رسائی ممکن نہیں اور اس میں شک نہیں کہ شیخین رضہ اکابر صحابہ رضہ میں سے ہیں بلکہ افضل صحابہ رضہ ہیں پس انکو کافر ٹھیرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔ نماز کا مسئلہ) محیط میں حضرت امام محمد رحمۃ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خلافت حضرت صدیق رضہ سے منکر ہیں حالانکہ صحابہ کا آپکی خلافت پر اتفاق ہے۔ خلاصہ میں ہے جو حضرت صدیق رضہ کی خلافت سے انکار کرے وہ کافر ہے اور ہر صاحب خواہش اور صاحب بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں پھر صاحب خلاصہ کہتے ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچانے اس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں، اگر کفر کی حد تک نہ پہونچا سکے تو نماز جائز ہے۔ لیکن مکروہ اور اصح قول پر یہی حکم اس شخص کا ہے جو حضرت عمر رضہ کی خلافت سے انکار کرتا ہے لہذا جب ان کی خلافت سے انکار کفر ٹھیرا تو اس کا کیا حال ہوگا جو انکو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے اس تقریر سے صاف ظاہر ہوگا شیعہ کو کافر ٹھیرانا بحادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلف کے موافق ہے اب بعض اہل سنت سے عدم تکفیر شیعہ کا جو خیال نقل ہے اگر اس کو صحیح مانکر عدم تکفیر پر اسکی دلالت کو

Marfat.com

امر بملازمت بیوت و نہی از خروج آنہا مطلق کہ شامل جمیع احوال وازمنہ باشد مراد نیست وخروج بعضی ازواج آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام باو دربعضی اسفار برآں دلالت میکند پس امر بملازمت بیوت مخصوص گشت بوقتے دون وقت وحال دون حال ودرینگ عام مخصوص البعض شد وعام مخصوص البعض از روئے مدلول ظنی است مجتہد را جائز است کہ افراد دیگر ہم بعلت مشترکہ ازان اخراج نماید وشک نیست کہ حضرت صدیقہؓ عالمہ و مجتہدہ بودہ وترمذی از ابی موسیٰؓ روایت میکند کہ او گفتہ کما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسالنا عائشۃؓ الا وجدنا عندھا علماً وہمچنیں ترمذی از موسیٰ ابن طلحہ روایت میکند کہ او گفتہ ما رأیت احدا افصح من عائشۃؓ پس تواند بود کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ خروج خود را دربعضی اوقات یا بعضی احوال از برائی بعضی منافع و مصالح ازاں مخصوص کردہ باشد ولا محذور فیہ ولا طعن علی انا نقول الظاہر من الآیۃ نہی الخروج بلا ستر وحجاب کما دل علیہ قولہ سبحانہ بعدہ ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ واما الخروج مع الستر والحجاب فخارج عن النہی

وخروج حضرت صدیقہؓ از برائی اصلاح بودنہ برائی حرب کما قال بعض المحققین واگرانہ برائے حرب باشد چنانکہ مشہور است فلا باس بہ ایضا لانہ عن اجتہاد لا عن

Marfat.com

مان لیا جائے تو اس کو کسی توجیہ و تاویل پر محمول کریں گے تاکہ وہ احادیث اور
مذہب جمہور علماء کے مطابق ہو۔ نیز شیعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے سب
وطعن سے انکار کرکے مخالفت نص قرآنی کی بنا پر آپ پر طعن و تشنیع نا بعد
کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس خبث و فحش کلامی کا حضرت عائشہ رضؓ کے بارے
میں شیعہ پر الزام لگایا جاتا ہے خدا کی پناہ (ہم اس سے بری ہیں) ہاں البتہ
جب عائشہ رضؓ نے حکم خداوندی وقرن فی بیوتکن (اور رہو اپنے گھروں
میں) کی مخالفت کی اور بصرہ میں آکر حضرت امیر کے خلاف صف آرا
ہوئیں جب کہ مطابق حدیث تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہے
تو گویا حضرت امیر سے جنگ کرنا خود حضرت پیغمبر علیہ السلام سے جنگ کرنا ہے
اور آنجناب سے جنگ کرنے والا یقیناً مقبول نہیں لہذا اس بنا پر عائشہ رضؓ
طعن و تشنیع کا نشانہ بنیں۔ (جواب) اور پوشیدہ نہ رہے کہ گھروں میں
رہنے کا حکم اور ان سے نکلنے کی ممانعت مطلق مراد نہیں کہ تمام حالات اور
زمانوں کو شامل ہو۔ کیونکہ بعض ازواج آنحضرتؐ کا خود آنجناب کے ساتھ بعض
سفروں میں جانا اس پر دلالت کرتا ہے لہذا گھروں میں رہنے کی خاص خاص اوقات
اور احوال سے تخصیص ہو گئی اور عام مخصوص البعض کے زمرہ میں آگیا اور عام
مخصوص البعض کا مفہوم ظنی ہوتا ہے مجتہد کے لیے اختیار رہتا ہے کہ وہ دوسرے
افراد کو علت مشترکہ کے ذریعہ اس سے خارج کرے۔ اور بلاشبہ حضرت عائشہ رضؓ عالمہ
مجتہدہ تھیں چنانچہ ترمذیؒ ابوموسیٰؓ سے روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے
کہا ہم اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی حدیث کے بارے میں
کوئی اشکال ہوا اور ہم نے اس کو حضرت عائشہ رضؓ کے سامنے پیش کیا تو ہم نے
اس کے متعلق ان کے پاس پورا پورا علم پایا اور اسی طرح ترمذی موسیٰ ابن طلحہ رضؓ سے

Marfat.com

هواء ـ چنانکه شارح مواقف از آمدی نقل میکند کہ واقعات جمل وصفین از روئے اجتہاد بود والمجتہد وان کان مخطیا لاموا خذۃ علیہ قال القاضی البیضاوی فی تفسیر قولہ تعالیٰ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم الایۃ لولا حکم من اللہ سبق اثباتہ فی اللوح وھو ان لا یعاقب المخطی فی اجتہادہ یا آنکہ گوئیم خطائی مجتہد ہم نزد خدائی عز وجل ہدایت است کما نقل رزین عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضها اقوی من بعض و لکل نور فمن اخذ بشیء مما ھم علیہ فھو عندی علی ھدی ثم قال اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ـ و حدیث حرب تو اند بود کہ نزد حضرت صدیقہ رضی بثبوت نرسیدہ باشد یا مخصوص باشد ـ بحرب مخصوص چہ تواند بود کہ اضافت برائے عہد باشد ـ

وایضاً از برائی ترویج کتب باطلہ خود و تزئیف کتب اہل سنت آوردہ اند کہ در کتب شیعہ چنیں است کہ در وقت حضور ابن ام مکتوم اعمی در خدمت حضرت پیغمبر علیہ السلام کسے از اہل آنحضرت موجود کرد حضرت پیغمبر ازیں معنی اعتراض فرمودند آں گفت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایں شخص کور است آنحضرت فرمود کہ تو کور نیستی ـ و اہل سنت در کتب خود آوردند کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام عائشہ رض

Marfat.com

روایت لاتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہؓ سے زیادہ فصیح نہ پایا پس ہو سکتا ہے کہ عائشہؓ نے بعض اوقات یا بعض حالات میں کچھ منافع و مصالح کی بنا پر اپنے گھر کو اس حکم سے مخصوص کر دیا ہو اور اس میں کوئی قباحت نہیں اور اس پر کوئی طعن نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ آیت سے بظاہر بلا ستر و حجاب نکلنے سے ممانعت کا پتہ چلتا ہے چنانچہ بعد کا کلام ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولىٰ اس پر صاف دال ہے لیکن اگر ستر و حجاب کی پوری رعایت سے نکلا ہو تو وہ نہی سے خارج ہے۔

ظاہر ہے حضرت صدیقہؓ کا نکلنا اصلاح کے لیے تھا نہ لڑائی کے لیے محققین کی یہی تحقیق ہے۔ اور اگر لڑائی کے لیے بھی ہوتا جیسا کہ مشہور ہے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ اجتہاد کی بنا پر تھا نہ خواہش نفسانی کے باعث چنانچہ شارح مواقف آمدی کو نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل و صفین کے واقعات اجتہاد پر مبنی تھے اور مجتہد کو اپنے اجتہاد میں غلطی پر ہو اس پر گرفت نہیں، قاضی بیضاوی تفسیر آیۃ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم کے ذیل میں کہتے ہیں کہ اگر لوح محفوظ میں یہ حکم پہلے سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو تم سب کو عذاب آن پکڑتا اور وہ لکھا ہوا یہ ہے کہ مجتہد کو اس کی اجتہادی غلطی پر سزا نہ دی جائیگی، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ مجتہد کی غلطی خدا کے نزدیک ہدایت ہے جیسا کہ عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہؓ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو جواب میں وحی آئی اے محمدؐ تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمانی ستاروں کی مانند ہیں، بعض بعض سے قوی تر ہیں مگر ہر ایک سب پر نور ہیں پس جس نے ان کے پاس سے کچھ لیا تو وہ ہدایت پر ہے۔ پھر کہا میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

رہی حدیث "حوئب" تو ہو سکتا ہے یہ حدیث حضرت صدیقہؓ کے نزدیک پایہ ثبوت تک نہ پہنچی ہو، یا کسی خاص لڑائی کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ ہو سکتا ہے (حوئب) میں اضافت عہد کے لیے ہو یعنی خاص فلاں لڑائی جو حضر

را بکتف مبارک خود بر داشت تا تماشای حبشی کند که در کوچه سازمی نواختند و بعد از مدتی فرمودہ یا حمیرا بس شدت تو بہ تماشا سیر شدی. این عمل ابار ذال ناس نسبت نتواں کرد.

پوشیدہ نماند نو اند کہ ایں واقعہ پیش از نزول آیت حجاب متحقق شدہ باشد و منع از حضور ابن ام مکتوم بعد از نزول آن ۔ و ہمچنیں تواند بود کہ آں لہو مشروع باشد نہ ممنوع چنانکہ در اخبار صحاح وارد است و عنقریب مذکور خواہد شد کہ حبشہ در مسجد حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نیزہ بازی میکردند و آں در رنگ تیر اندازی است در حق آنکہ

ہر دو آلہ غزاد جہاد اند و تیر اندازی مشروع است. نکذا ہو مثلہ

و نیز وقوع آن لہو در مسجد دلالۃ بر مشروعیت میکند کما لا یخفی ۔ و لو سلم کہ بعد از نزول حجاب بودہ پس گوئم کہ حضرت صدیقہ در آں وقت صغیرہ بود نہ مکلف کما یفہم مما روی البخاری و المسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت ان النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یقوم علی باب حجرتی و الحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ لانظر الی لعبہم بین اذنہ و عاتقہ ثم اقول من اجلی یقوم حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللہو ھذا ۔

Marfat.com

علیؓ سے کہے گا وہ میرے ساتھ لڑائی کرے گا۔)

(اعتراض شیعہ بر کتب اہل سنت)

نیز اپنی کتابوں کو رواج دینے اور کتب اہل سنت کو کمزور بتانے کے لیے شیعہ نے بیان کیا ہے کہ۔ اہل تشیع تو یہ کہتے ہیں کہ جس وقت ابن ام مکتوم نابینا خدمت آنحضرتؐ میں تھے آپکی اہل حرم میں سے کسی کا گذر ہوا آنجنابؐ نے اس پر اعتراض فرمایا انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص تو اندھا ہے آنجنابؐ نے فرمایا کہ تم تو اندھی نہیں ہو اور دیکھ ذرا دیکھو) اہل سنت اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے عائشہؓ کو اپنے شانہ مبارک پر اٹھایا تاکہ وہ اس جماعت کا تماشا دیکھیں جو گلی میں سازنوازی کر رہی تھی پھر ایک مدت بعد فرمایا اے حمیرا (لقب حضرت عائشہؓ) کیا تم تماشے سے سیر ہو گئیں۔ اس فعل کی نسبت رذیل ترین انسان کی طرف بھی نہیں کر سکتے۔

(جواب)

پوشیدہ نہ رہے کہ ہو سکتا ہے یہ واقعہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا ہو، اور ابن ام مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم بعد کا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کھیل جائز ہو اور ممنوع نہ ہو چنانچہ صحیح احادیث سے اس کی تائید بھی ملتی ہے جو عنقریب زیر تحریر آئیں گی کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں نیزہ بازی ہوا کرتی تھی اور اس کی حیثیت تیراندازی کی سی ہے کیونکہ دونوں کرتب جہاد کے آلے ہیں اور تیراندازی لامحالہ مشروع ہے، نیز نیزہ بازی بھی اسی شمار میں آیگی۔ پھر مسجد میں اس کھیل کا کھیلا جانا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ یہ کھیل جائز و مشروع تھا۔ اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ یہ واقعہ بعد نزول آیت حجاب کا ہے تو ہم کو یہ کہنے کا حق ہے کہ اس وقت حضرت صدیقہؓ کم سن تھیں مکلفہ نہ تھیں (کہ پردہ کی ذمہ داری ان پر آتی) جیسا کہ بخاری و مسلم کی اس روایت سے ظاہر ہے جو وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے تھے اور حبشی لوگ مسجد میں کھیلتے ہوتے

Marfat.com

بدانکه در اصحاب کرام در آمدن و در میان ایشان حکمها نمودن از کمال بے ادبی و فرط بے سعادتی است وطریق اسلم آنست کہ منازعات و اختلافاتی کہ درمیان ایشان واقع شده بعلم حق سبحانہ مفوض سازند وہمہ ایشان را جز بہ نیکی یاد نکنند وحب ایشان را حب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام دانند مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُم حدیث صحیح است۔

قال الشافعی وهو منقول عن عمر بن عبد العزیزؒ تلك دماءٌ طَهَّرَ اللهُ عنها ایدینا فلیطهر عنها السنتنا۔ اما چون شیعہ شنیعہ اصحاب را ببدی یاد میکنند و بسب و لعن ایشان جرأت مینمایند علماء اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشان را ظاہر سازند۔ ازیں قبیل است بعضی سخنان کہ ازیں حقیر دریں باب تحریر آمده چنانکہ ذکر یافتہ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

هذا ما تیسر لی فی ردهم واظهار شناعتهم بعون الله سبحانه وحسن توفیقه ونسال الله سبحانه ان یثبت قلوبنا علی دینه ویوفقنا لمتابعة حبیبه صلی الله تعالی علیه وآله وسلم ولنختم الرسالة بالخاتمة الحسنة وذکرمنا قب اهل البیت ومدائحهم وفضائلهم رضی الله تعالی عنهم اجمعین۔

Marfat.com

آنجناب مجھ کو اپنی چادر کے آڑ میں لے لیتے تاکہ میں حبشیوں کا کھیل آپ کے شانے اور کان کے درمیان سے دیکھوں پھر میں کہتی ہوں کہ آپ میری ہی وجہ سے کھڑے رہتے، حتی کہ میں ہی واپس لوٹتی۔ لہذا اس سے اندازہ کیجئے ایک کم سن کھیل کی حریص لڑکی کے شوق کا۔

جان لیجئے کہ صحابہ کرام کے معاملات میں دخل دینا اور ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنا حد درجہ کی بے ادبی اور انتہائی بدنصیبی ہے اس میں سلامتی کا پہلو یہ ہے کہ ان بزرگوں کے درمیان جو اختلافات اور جھگڑے رونما ہوئے ہیں ان سب کو حق سبحانہ کے علم کے سپرد کریں اور ان سب کو نیکی سے یاد کریں اور ان کے ساتھ محبت کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محبت جانیں، جیسا کہ صحیح حدیث میں میں وارد ہے "جس نے ان کے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت ہونیکی وجہ سے ان سے محبت کی"۔

شافعیؒ نے فرمایا اور یہ دراصل عمر بن عبدالعزیزؓ سے منقول ہے کہ ان صحابہ کے وہ خون ہیں جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا، پس چاہیئے کہ ہم ان سے اپنی زبان کو بھی پاک رکھیں۔ لیکن چونکہ بد اصل شیعہ صحابہ کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان پر سب و لعن کرنے کی جرات کرتے ہیں اس لیے علمائے اسلام پر واجب و لازم ہے کہ ان کی پرزور تردید کریں اور ان کے مفاسد کو طشت از بام کریں چنانچہ اس حقیر کی چند باتیں جو تحریر میں آئی ہیں وہ اسی زمرہ کی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں ہم یا چوک جائیں اور اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے ان پر جو ہم سے پہلے تھے اور اے ہمارے رب نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہ ہو طاقت ہم میں اس کی اور معاف کر ہم کو اور بخش کر ہماری اور رحم فرما ہم پر تو ہے ہمارا آقا پس مدد فرما ہماری قوم کافرین پر۔

Marfat.com

قال اللہ سبحانہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل
البیت ویطھرکم تطھیراً۔ اکثر المفسرین علی انھا نزلت
فی علی وفاطمہ والحسنین رضی اللہ تعالی عنھم لتذکیر
ضمیر عنکم وما بعدہ وقیل نزلت فی نسائہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقولہ تعالی واذکرن ما یتلی فی بیوتکن نسب الی ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنھما وقیل المراد النبی وحدہ۔ واخرج
احمد عن ابی سعید الخدری انھا نزلت فی خمس النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمہ وحسن والحسین
رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین۔ وذھب الثعلبی
الی ان المراد من الاھل فی الآیۃ جمیع بنی ھاشم والمراد
من الرجس الاثم والشک فیما یجب الایمان بہ وثبت
فی بعض الطرق وتحریمھم علی النار۔ وعن وقاص رضی اللہ
تعالی عنہ قال لما نزلت ھذہ الآیۃ ندع ابناءنا
وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیاً۔ وفاطمہ
وحسناً وحسیناً فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی رسلم، وعن المسور
بن المخرمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ
بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما ارابھا
ویوذینی ما اذاھا دبخاری وسلم، وعن ابی ھریرہ قال خرجت
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النھار حتی
فاطمہ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی
حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ فقال رسول اللہ

یہ ہے جو کچھ مجھکو ان شیعوں کے رد میں میسر آ سکا اور ان کی برائی کے اظہار میں مہیا ہو سکا، اللہ کی توفیق اور اس کی مدد و معاونت کے طفیل۔ اب ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم و ثابت رکھے اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی توفیق عنایت فرمائے اور اب اس رسالہ کو ہم اچھے خاتمے ختم کرتے ہیں اور اہل بیت کے مناقب و محاسن مدائح و فضائل بھی اس کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اے اہل بیت تم کو اللہ تعالی نجاست سے پاک کرنا چاہتا ہے اور تم کو پاک کرے گا۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت علیؓ فاطمہؓ اور حسینؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس میں ضمیر عنکم کی مذکر ہے اور جو بعد کی ضمیریں ہیں وہ بھی مذکر ہیں

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ازواج مطہرات کے حق میں اتری ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے واذکرن ما یتلی فی بیوتکن یعنی ان آیتوں کو یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں یہ تفسیر ابن عباسؓ کی طرف منسوب ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں امام احمد نے ابی سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت پانچ بزرگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ ثعلبی کہتے ہیں کہ آیت میں اہل سے مراد تمام بنی ہاشم ہیں رجس سے مراد گناہ اور ارکان ایمان میں شک کرنا ہے اور اسی روایت کے بعض طریقوں میں لیذھب عنکم الرجس سے مراد اہل بیت پر آگ کو حرام کرنا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جب آیت مباہلہ ندع ابناءنا وابناءکم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ ومن
یحبہ (بخاری ومسلم) عن انسؓ قال لم یکن احد
اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی
وقال الحسین ایضا کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (بخاری) وعن زید بن ارقمؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم لن تضلوا
بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ
حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی
ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی
فیھما (ترمذی) وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لعلیؓ وفاطمہؓ والحسنؓ والحسینؓ انا حرب لمن
حاربھم وسلم لمن سالمھم (ترمذی) وعن جمیع بن عمیر
قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ
رضی اللہ عنھا فسالت ای الناس کان احب
الی رسول اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ
فقیل من الرجال قالت زوجھا
(ترمذی) وعن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال ان الحسنؓ
والحسینؓ ھما ریحانی من الدنیا (ترمذی)
وعن علیؓ قال الحسن اشبہ برسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ کو بلایا اور
فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہیں جس نے ان کو غصے کیا اس نے مجھ کو
غصے کیا، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو چیز ان کو بے چین کرتی ہے
وہ مجھکو بے چین و بے قرار کرتی ہے اور جو ان کو اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھکو
اذیت پہنچاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر پہنچے
تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں بچہ ہے یعنی حسنؓ تھوڑی ہی دیر گزری
ہوگی کہ حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے اور آپ
بھی اسے لپٹ گئے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو
بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت
کرے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ بن علیؓ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مشابہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؓ کی نسبت بھی انسؓ نے
کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ زید بن ارقمؓ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزیں
چھوڑے جاتا ہوں، کہ اگر تم ان کو مضبوط پکڑے رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے
ان میں ایک چیز دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین
تک ایک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری اولاد اور اہل بیت ہیں اور
یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر
آئیں گی پس تم دیکھو میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ انہیں
زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ آنجناب نے فرمایا کہ جو علیؓ فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ

Marfat.com

ما بين الصدر الى الراس والحسينؓ
اشبه النبي صلى الله عليه وسلم ما كان
اسفل من ذلك (ترمذی)

وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
حامل الحسن بن علی علی عاتقه فقال رجل
نعم المركب ركبت يا غلام فقال النبی
صلى الله عليه وسلم ونعم الراكب هو۔ (ترمذی)

وعن عائشة رضی الله عنها قالت ان الناس
كانوا يتحرون بهدايا هم يوم عائشة
يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقالت ان نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم
كن حزبين حزب فيه عائشةؓ وحفصةؓ
وصفيةؓ وسودةؓ والحزب الآخر ام سلمةؓ وسائر
نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم حزب
ام سلمةؓ فقلن لها كلمی رسول الله صلى الله عليه وسلم
يكلم الناس فيقول من اراد ان يهدى الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فليهده اليه حيث كان
فكلمته فقال لها لا تؤذينی فی عائشة فان الوحی
لم يأتنی وانا فی ثوب امرأة الا عائشة قالت
اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن

Marfat.com

سے لڑے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو شخص ان سے مصالحت
رکھے میں اس سے مصالحت رکھنے والا ہوں۔ جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں
کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے
پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب میں کون زیادہ عزیز ہے انھوں
نے کہا کہ فاطمہؓ پھر میں نے پوچھا اچھا مردوں میں کون سب سے زیادہ
محبوب ہے فرمایا ان کے شوہر (علیؓ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجناب نے فرمایا حسنؓ
وحسینؓ دنیا کے دو پھول ہیں۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سینے سے سر تک سب سے زیادہ مشابہت
رکھتے ہیں اور حسینؓ جسم کے زیریں حصہ میں آنجناب سے سب سے زیادہ
مشابہ ہیں،

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؓ کو اپنے
کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ اے بچے تو بڑی اچھی
سواری پر سوار ہے نبی صلعم نے فرمایا وہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ ہدیے بھیجنے کے لیے اس دن کے انتظار
میں رہتے جبکہ آپ میرے ہاں ہوتے اور اس سے محض آنجناب کی خوشنودی
مقصود ہوتی۔ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک
گروہ میں عائشہؓ حفصہؓ صفیہؓ اور سودہؓ تھیں، اور دوسرے گروہ میں
ام سلمہؓ اور سب بیویاں تھیں۔ پس ام سلمہؓ کے گروہ نے ان سے
کہا کہ رسول اللہ صلعم سے کہیں کہ آنجناب لوگوں سے فرمائیں کہ جو شخص بھی خدمت میں ہدیہ پیش
کرنا چاہے وہ پیش کرے خواہ آپ کسی بھی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں

Marfat.com

دعون فاطمة فارسلن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال يا بنية الا تحبين ما احب قالت بلى قال فاحبي هذه۔

(بخاری ومسلم)

وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت ما غرت على احد من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما رأيتها ولكن كان يكثر ذكرها وربما ذبح الشاة ثم يقطعها اعضاء ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما قلت له كانه لم تكن في الدنيا امرأة الا خديجة فيقول انها كانت وكانت وكان لي منها ولد۔ (بخاری ومسلم)

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس مني وانا منه (ترمذی)

وعنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من نعمه فاحبوني لحب الله واحبوا اهل

Marfat.com

آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے
کہ وحی میرے پاس کسی عورت کے لحاف میں نہیں آتی سوائے
عائشہؓ کے اس پر حضرت ام سلمہؓ بولیں یا رسول اللہ میں
اللہ سے توبہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو تکلیف پہنچاؤں پھر ام سلمہؓ
کے گروہ نے مطلب براری میں حضرت فاطمہؓ کو واسطہ ڈال
کر ان کو آنجنابؐ کے پاس بھیجا انھوں نے آنجنابؐ سے اس بارہ
میں بات چیت کی آنجنابؐ نے فرمایا، اے بیٹی کیا تم اس سے محبت
نہیں رکھتیں جس سے میں محبت رکھتا ہوں ۔ انھوں نے کہا
بیشک ۔ آپؐ نے فرمایا بس تو تم عائشہ سے محبت رکھو ۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی بیویوں سے کسی بھی بیوی پر اس قدر رشک نہیں ہوتا تھا جس قدر
حضرت خدیجہؓ پر ہوتا تھا حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں تھا
لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اکثر وبیشتر یاد فرمایا کرتے تھے
اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت سے
ٹکڑے کرکے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور بہت دفعہ
میں کہہ دیا کرتی کہ آپ کے نزدیک سوائے خدیجہؓ کے دنیا
میں کوئی عورت ہی نہیں اس کے جواب میں آپؐ فرماتے خدیجہؓ
ایسی تھیں ایسی تھیں اور ان کے بطن سے میری اولاد ہے ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم خدا سے

Marfat.com

بیتی لحبّی . (ترمذی)

ومن ابی ذرؓ انه قال وهو آخذ بباب الکعبة سمعنا النبی صلی الله علیه وسلم یقول الا ان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها هلک (احمد) فلیکن هذا آخر الرسالة ۶۰

الٰہی بحق نبی فاطمہ کہ برقول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول من ودست و دامان آل رسول

الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفیٰ
اللهم اغفرلی ولوالدی بحق النبی العربی واهل بیته واحسن الیهما والی بحرمة جمیع احباب الحضرة المدنی صلی الله تعالیٰ علیه وآله واهل بیته وسلم وبارک

الحمد لله سبحانه علی الاختتام والصلوٰة والسلام علی حبیبه محمد النبی الامی سید الانام الیٰ یوم القیام -

تمت بالخیر

Marfat.com

اس لیے محبت کرو کہ وہ خدا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اس لیے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ ابوذرؓ کعبہ کے دروازہ کو پکڑے ہوئے کہتے تھے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہل بیت تمہارے لیے نوحؑ کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاکی کا لقمہ ہوا۔ بس رسالہ اسی پر ختم ہوتا ہے۔

اے میرے معبود نبی فاطمہ کے طفیل ایمان پہ میرا خاتمہ کر۔

اگر میری دعا قبولیت کو نہ پہنچی تو میں آل رسول کا دامن تھام لوں گا

سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پہ

اے اللہ نبیؐ عربی اور اہل بیت کے صدقہ میں میری اور میرے والدین کی بخشش فرما اور تمام احباب سردار مدینہ صلعم اور ان کے اہل بیت کے طفیل میرے والدین اور مجھکو احسان سے نواز۔ اب خاتمہ پہ ساری تعریف اللہ کے لیے اور صلوٰۃ والسلام اس کے حبیب محمد نبی امی پر جو تمام [illegible] ملک کے لوگوں کے لیے سردار و آقا ہیں۔

تمت بالخیر

زاہد بشیر پرنٹرز لاہور

Marfat.com

تعلیقات

این رسالهٔ انیقه که از تصنیفات امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سره (۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ) هست، اولاً در خاتمهٔ مکتوبات شریفهٔ آنحضرت ع (که از لکهنؤ نشر یافته) مشمول بود و هرگاه که کم یاب بود این بندهٔ ناچیز در ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ع از رام پور مع ترجمهٔ اردو شائع کرده ام و حالا (از سعی برادر محترم عبدالغفار میمن صاحب) اشاعت پذیر شود۔

مولانا محمد هاشم کشمیؒ در باب این رساله، در زبدة المقامات (مطبوعهٔ لکهنؤ - ۱۳۰۷ھ - صفحه ۱۳۱) گفته است:- " ارباب تشیع در آن بلاد در غایتِ حشمت و جاه بودند و به سلطان (اکبر) تقرب تمام داشتند و سلطان نیز به دین و ارباب دین در نهایت عداوت بود ولیکن از جوشِ غیرت اسلام که حضرت ایشانؒ را حضرتِ حق سبحانه عطا فرموده بود ملاحظهٔ این و آن در خاطرِ ایشان خطور نمی بود-" حضرت امام ربانی قدس سره هم گفته اند که " چون درین ایام رساله که شیعه در وقتِ محاصرهٔ مشهد بعلماء ماوراء النهر نوشته بودند در جوابِ رسالهٔ آنها در باب تکفیرِ شیعه و اباحهٔ قتل و اموال آنها مسلمانان را بود باین حقیر تلبیساً رسید ... " - این محاصرهٔ مشهد و سبزوار بدستِ والی توران اعنی عبدالمؤمن خان ابن عبدالله خان ازبک (م ۱۰۰۶ھ) در ۱۰۰۰ھ روی نموده بود، پس قیاس است که حضرت مجدد رحمة الله علیه این رساله را هم در آن سال تصنیف فرموده بودند-

درین رساله فرقه های اهل تشیع بدین گونه مذکور اند:-

(۱) سبائیه (ص۸) - (۲) کاملیه (ص۸) - (۳) بیانیه (ص۸) - (۴) مغیریه (ص۸)-
(۵) جناحیه (ص۸) - (۶) منصوریه (ص۸) - (۷) خطابیه (ص۱۰) (۸) غرابیه (ص۱۰)-

Marfat.com

(۹) ذمیه (ص ۱۲) - (۱۰) یونسیه (ص ۱۳) - (۱۱) مفوّضه (ص ۱۳) - (۱۲) اسمٰعیلیه (ص ۱۲) -
(۱۳) زیدیه (ص ۱۶) - (۱۴) امامیه (ص ۱۶) - وغیرهم (بجمعهم) -

بعد از آن، جوابهاے اعتراضات اهلِ تشیع آغاز نماید و دلائل عمدهٔ علماے ماوراء النهر (در ردّ آن فرقه ها) هم بیان شود - یعنی از صفحات ۲۰- ۴۴ - ۴۵ - ۵۶ - ۶۶ آن دلائل را توشیح و تائید کرده شود. - و در آخرِ این رساله، مناقب اهلِ بیت (رضوان الله علیهم) هم مندرج است که سیزده باشد -

در رسالهٔ هذا چنانکه از مولانا محمد محبوب الٰهی مدظله مستفاد می شود، این اضافه بعد از سطر ۸ - صفحه ۴، کرده می آید: -

دیارِ هندوستان هرچند از سائر ممالک در اسلام متأخر است و از اصحاب کرام رضی الله عنهم هیچ یکے باین اقلیم تشریف نیاورده اند امّا از آن آوان که اسلام در آنجا ظاهر شده است و سلاطین اسلام استیلا یافته اند و مشائخ عظام و اولیاے کرام از اطراف و جوانب تشریف آورده اند، معالم دین و اعلام اسلام زمان زمان در تزاید و ترقی است و بر سائر ممالک - یک جهت بلکه بوجوه مزیت و فضیلت دارد که تمام سکانِ آن از اهل اسلام بر عقیدهٔ حقهٔ اهلِ سنت و جماعت اند و نشانے از اهلِ بدعت و ضلالت در آن دیار پیدا نیست و طریقهٔ مرضیهٔ حنفیه دارند حتی که بالفرض شخصے را که مذهب شافعی یا حنبلی داشته باشد طلب دارند نیابند و هرچه این مذاهب از اهل حق اند امّا اهلِ هوا و بدعت را از برگان اند و حضرت خواجه خسرو علیه الرحمة والرضوان در ملک هندوستان می فرماید: - (نظم)

خوشا هندوستان رونق دین - شریعت را کمال و عزّ و تمکین
ز بردستانِ هندو گشته پامال - فرودستان همه در دادن مال
بدین عزّت شده اسلام منصور - بدان خواری سرانِ کفر مقهور
بذمّت گر نبودے رخصت شرع - نماندے نام هندو ز اصل تا فرع
ز غزنین تا لبِ دریا درین باب - همه اسلام بینی بر یکے آب
نه ترسائی که از نا ترس کاری - نهد بر بنده داغ کردگاری
نه از جنس جهودان جنگ و جوریت - که از قرآن (کنند) دعویٰ به توریت
نه مُغ کز طاعت آتش شود شاد - از و با صد زبان آتش بفریاد
مسلمانان نعمانی روش خاص - ز دل بر چار آئین با اخلاص
نه کین با شافعی نه مهر با زید - جماعت را و سنت را بجان صید

۔ مولانا ے موصوف هم این رساله را از فارسی اردو کرده است

Marfat.com

نه اهلِ اعتزالی کز فنِ شوم ـ ز دیدارِ خدا گردید محروم
نه رفضے تا رسد زان مذهبِ بد ـ جفاے بر وفاداران احمد
نه آن سگ خارجی کز کینه سازی ـ کند با شیرِ حق علیہ روباه بازی
زہے ملکِ مسلمان خیز و دین جو ـ کہ ماہی نیز سنّی خیزد از جو

تا قریب پانصد سال بر ہمین صرافت و لطافت بود تا آنکہ در زمانِ خاقانِ اعظم عبد الله خان ، شیعه که در آن دیار غلبه و شیوع پیدا کرده بودند بعضے بقتل رسیدند و بعضے جلاے وطن شده به ہند آمدند و بحکام و سلاطین آن جا تقریب نموده بعضے جہال را بمقدمات مزخرفه و مغالطات زراندوده اغوا نمودند و از راه بُردند و ہر چند فتنه و فساد در اقلیم خراسان تسکین یافت و مسلمانان از شرارت آنها وا رستند، اما از قدوم بدمیمنِ آن بدکیشان در دیارِ ہند، مسلمانان را فتورِ عظیم واقع شد و فتنه از سر پیدا گشت۔

ایضاً منقول است کہ بزرگے ہمواره دعا می کرد، الٰہی اہلِ خراسان را بجمعیت نگاه دار و از تفرقه امان بخش ـ مُریدان از کمالِ تعجب پرسیدند که یا شیخ این چه دعا است که در حقِ آن بے دولتان می کنید ـ فرمود که تفرقهٔ ایشان موجبِ ضلالت و تفرقهٔ عالم است و ایقاظ فتنه نائم ـ

(بعد ازین عبارت ، از سطر ۹ صفحه ۴ ، آغاز نماید ــ . کہ چون بن ایام...)

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محمد ﷺ

محسنِ انسانیت، رحمۃ للعٰلمین، باعثِ تخلیقِ کائنات، شہنشاہِ کونین، حضور پُرنور شافع یوم النشور احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لیے

ماہانہ محفلِ میلاد

زیرِ سرپرستی، فخر المشائخ

حضرت صاحبزادہ

میاں جمیل احمد شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

زیرِ اہتمام، صوفی **غلام سرور نقشبندی مجددی**

دیگر اراکین انجمن غلامانِ مصطفےٰ (رجسٹرڈ)

بمقام: **جامع مسجد قادریہ شیر ربانی** ۲۱ ایکڑ سکیم

نیو مزنگ سمن آباد **لاہور**

ہر انگریزی ماہ کی پہلی تاریخ کو موسم سرما میں بعد نماز عشاء اور موسم گرما میں بعد نماز مغرب منعقد ہوتی ہے۔ اس تقریب سعید کے موقع پر ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر اور ممتاز ریسرچ سکالر مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

محفلِ ذکر

مسجد ہذا میں ہر اتوار کو نمازِ فجر کے ایک گھنٹہ بعد ختم خواجگان، ختم مجددیہ اور ختم معصومیہ پر مشتمل ایمان افروز روح پرور محفل زیرِ اہتمام صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نہایت عقیدت و احترام سے منعقد ہوتی ہے۔

درسِ قرآن مجید

ممتاز ماہر تعلیم مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج وہ ہر اتوار کو محفل ذکر کے فوراً بعد جامع مسجد ہذا میں درس قرآن حکیم دیتے ہیں

برادران اسلام سے پُرزور اپیل کی جاتی ہے کہ ان ماہانہ و ہفت روزہ محافل میں شرکت فرمائیں

منجانب: **بزمِ جمیل غلامانِ شیر ربانی ۲۱ ایکڑ سکیم سمن آباد لاہور**

Marfat.com

داخلہ جاری ہے

دینی تعلیم کے حصول کا سنہری موقع

داخلہ کے خواہشمند طلباء
نماز عصر تا عشاء
رابطہ کریں

جامعہ جمیل العلوم

نقشبندیہ
مجددیہ
شیر ربانی

ہر سمسٹر
چار ماہ
اور کورس
ایک سال
کا ہوگا

زیر سرپرستی
فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

زیر اہتمام
صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
ودیگر اراکین انجمن غلامان مصطفےٰ (رجسٹرڈ)

مجلس مشاورت

جناب
ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
سابق چیرمین جامعہ اسلامیہ بہاولپور و پنجاب یونیورسٹی

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ لاہور

ڈائریکٹر
مفسر قرآن پروفیسر قاری صاحب
مشتاق احمد
سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ سائنس کالج لاہور

★ پروفیسر عبد العزیز خان نیازی
گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور

★ حضرت علامہ قاری عبد الحمید نقشبندی (ایم اے)

★ حافظ قاری خالد محمود

★ حافظ محمد یوسف

★ حافظ قاری اللہ بخش

اور دیگر اساتذہ کی زیر نگرانی تفسیر قرآن، حدیث، فقہ،
عربی، تجوید و قرآت اور حفظ و ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل
کرنے کے لئے تشریف لائیں

میٹرک، ایف اے
بی اے اور ایم اے
کے طلباء داخلہ لے
سکیں گے

برائے رابطہ : انجمن غلامان مصطفےٰ (رجسٹرڈ) جامع مسجد قادریہ شیر ربانی
انتظامیہ کمیٹی : شیر ربانی روڈ (چوک شیر ربانی) 21 ایکڑ سکیم نیو مزنگ کن آباد لاہور

Marfat.com